Nur-ul-Ilm
das Licht des Wissens

حج و عمرہ

کا شرعی طریقہ

مفتی محمد أحمد
(حفظہ اللہ)

حج وعُمرہ

کا شرعی طریقہ

مفتی محمد أحمد
(حفظہ اللہ)

4. Edition 2023;
© Nur-ul-Ilm das Licht des Wissens e.V. , Emmingen-Liptingen 2024
info@nur-ul-ilm.de www.nur-ul-ilm.de

Nur-ul-Ilm
das Licht des Wissens

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب: **حج اور عمرہ کا شرعی طریقہ**

مرتب: **مفتی محمد احمد صاحب**

(امام وخطیب جامع مسجد توحید)

نظر ثانی: **مفتی محمد عبد اللہ صاحب**

(استاذ الحدیث جامعہ دار القرآن فیصل آباد)

طباعت: **چہارم**

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: **بنتِ محمد ارشد مدنی**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مؤلف

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ:

حج کے عنوان پر یہ مختصر رسالہ الحمد للہ چوتھی بار نشر ہونے جارہا ہے، اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے، بلکہ اکابر کی تحریرات میں سے حج اور عمرے کا طریقہ نقل کیا گیا ہے۔

البتہ اس مرتبہ ایک خاص بات یہ ہے کہ اس پر نظر ثانی اور تصحیح کا کام برادرِ محترم استاذ الحدیث جامعہ دارالقران فیصل آباد جناب مولانا مفتی عبد اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کیا ہے، اور اس کا جرمن میں ترجمہ ایک نوجوان عالم باعمل جناب مفتی محمد یونس زید مجدھم نے کیا ہے۔ اور اس کی کمپوزنگ کا کام میری بھتیجی عالمہ حافظہ، اس نے سرانجام دیا ہے۔ اور یہ سب کام بندہ ناچیز کے لیے باعث فخر اور خوشی ہیں۔ حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو شرف قبولیت سے بخشے اور قارئین کو اس سے فائدہ پہنچے۔ (آمین ثم آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

ہمارا اِدارہ **نورالعلم** دوسرے اہم فرائض کو انجام دینے کے ساتھ ساتھ نشرو اشاعت کا کام بھی سرانجام دیتا ہے۔ میرے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ اس مرتبہ امام **مسجدِ توحید محمد احمد** کا رسالہ "حج اور عمرہ کا شرعی طریقہ" اردو اور جرمن زبان میں شائع کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

امید ہے کہ ہماری طباعت قارئین کو پسند آئے گی۔ اور وہ مجھے اور ادارہ نور العلم کے دوسرے منتظمین کو دعاؤں سے نوازیں گے۔ اور ادارہ کے کاموں میں ہمارے ساتھ تعاون بھی کریں گے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب الداعی الی الخیر

فہرست

صفحہ نمبر

عرضِ مؤلف 2

عرضِ ناشر 3

پہلے اس کو پڑھیں 10

عمرہ کا بیان 11

عمرے کا مختصر طریقہ 11

عمرہ کے اعمال 11

(عمرے کا پہلا کام) احرام 12

احرام کی چادریں 12

عمرے کی نیت 13

(عمرہ کا دوسرا کام) طواف 14

(عمرے کا تیسرا کام) سَعی 16

طواف ختم ہو جانے کے بعد 16

دورانِ سعی دوڑنا 17

18 .... مَروہ

18 .... (عمرے کا چوتھا کام) حَلق کرنا

19 .... حج کا بیان

19 .... حج کے فرائض اور واجبات

19 .... حج کے فرائض

19 .... حج کے واجبات

20 .... حج کی اقسام

20 .... حج تمتع

20 .... حج تمتع کا مختصر طریقہ

21 .... حج تمتع کا طریقہ اور کام

21 .... (حج کا پہلا دن) آٹھ ذوالحجہ، یوم تَرویہ

22 .... مِنیٰ پہنچنے کے بعد کے کام

22 .... ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں:

23 .... (حج کا دوسرا دن) نویں ذی الحجہ، یوم عرفہ

23 .... عرفہ کے دن کی فضیلت

25 .... یوم عرفہ کی بعض عام غلطیاں

مزدلفہ 26

(حج کا تیسرا دن) دسویں ذی الحجہ یوم النحر 27

طواف زیارت 28

(حج کا چوتھا دن) ایام تشریق 29

(حج کا پانچواں دن) جمرات کو کنکریاں مارنا 29

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت بعض غلطیاں 30

طواف وداع 31

حج اِفراد 32

حج قِران 33

حج کے فضائل 34

حج کرنے والے کے لیے انعامات 35

حج نہ کرنے کا گناہ 40

حج نہ کرنے والے کی سزا 41

حج کے واجب ہونے کی شرائط 42

حج کی فرضیت میں عورت کے لیے اہم مسائل 43

حج کے قرآنی آداب 44

حاجیوں کی خدمت میں چند گزارشات 45

48............................عمرہ کی فضیلت

49...................احرام کے مسائل

49 .... حالت احرام میں ممنوع چیزیں

52 .... حالت احرام میں جائز چیزیں

53 .... طواف کے مسائل

54 .... سعی کے مسائل

55 .... رمی کے مسائل

56 .... دم تمتع و قران کے مسائل

58 .... بچّوں کے حج کے مسائل کی وضاحت

59 .... عورتوں کے مخصوص احکام

62 .... عورتوں کے احرام سے متعلق چند مسائل

63 .... حج اور حج بدل کے مسائل

64 .... وہ عذر جس کی وجہ سے حج ساقط نہیں ہوتا

66 .... غریب اور مقروض کیلئے مسائل

68..................جنایات کا بیان

68 .... جنایات کا مطلب اور حکم

68............................ کفارے کی قسمیں

70 .... حج کے فاسد ہونے کی صورت

70 .... بُدنہ واجب ہونے کی صورتیں

71 .... دَم واجب ہونے کی صورتیں

73 .... صدقۃ الفطر کی مقدار کن صورتوں میں واجب ہوتی ہے؟

75 .... کچھ صدقہ (2،5یا10 ریال) واجب ہونے کی صورتیں

76 .... دم یا چھ روزے یا 6 مساکین کو صدقہ دینے کی صورتیں

77 .... دو(2) دم کی صورتیں

78 .... دم ساقط ہونے کی صورتیں

79............................ مواقیت کا بیان

81 .... زیارت مدینہ

81 .... زیارت مدینہ منورہ کی اہمیت وفضیلت

83 .... مدینہ منورہ کے چند آداب

84 .... مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگیں

86............................ مسجد نبوی کے چند آداب

87 .... اور اس طرح بھی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھیں

90 .... حضرت ابو بکر صدیق پر اس طرح سلام کہے:

90 .... حضرت عمر فاروق پر سلام

91 .... مدینہ طیبہ سے رخصت

92 .... جنت البقیع کی زیارت

93 .... دعاؤں کا بیان

93 .... طواف کے پہلے چکر کی دعا

94 .... طواف کے دوسرے چکر کی دعا

95 .... طواف کے تیسرے چکر کی دعا

96 .... طواف کے چوتھے چکر کی دعا

97 .... طواف کے پانچویں چکر کی دعا

98 .... طواف کے چھٹے چکر کی دعا

99 .... طواف کے ساتویں چکر کی دعا

100 .... عرفات مشعر حرام اور دیگر دعا کے مقامات پر ذیل کی دُعاؤں کو پڑھنا

پہلے اس کو پڑھیں

(اس رسالے کی ترتیب)

اس رسالے کو پڑھنے سے پہلے اس کی ترتیب آپ کے سامنے ہو، تاکہ اس سے استفادہ آسان ہو جائے۔

اس رسالے کی ترتیب اس انداز سے رکھی گئی ہے، کہ قارئین کے لیے جن چیزوں کا جاننا سب سے زیادہ اہم اور ضروری ہے ان کو پہلے ذکر کیا جائے۔

- سب سے پہلے عمرہ کے فرائض اور واجبات اور اس کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔
- حج تمتع کے فرائض اور واجبات اور اس کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔
- پھر حج قران اور حج افراد کو مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔
- اس کے بعد حج اور عمرہ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔
- پھر حج اور عمرہ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔
- پھر مدینہ منورہ کے آداب ہیں۔
- اور اس کے بعد دعاؤں کا ذکر ہے جس میں طواف کے دوران پڑھی جانے والی اور دوسری مسنون دعائیں ہیں۔

﴿عمرہ کا بیان﴾

عمرے کا مختصر طریقہ:

پہلے غسل کریں۔اس کے بعد نفل پڑھیں۔احرام کی چادریں پہنیں۔نیت کریں۔تلبیہ پڑھیں۔جاتے ہوئے سارے راستے میں تلبیہ پڑھیں۔وہاں جا کر بیت اللہ کا طواف کریں۔سعی کریں۔حلق یا قصر کریں۔

آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا۔

عمرہ کے اعمال: عمرہ کے چار(4)اعمال ہیں۔

ان میں سے دو(2)فرض ہیں، اور دو(2)واجب ہیں۔

1. (عمرے کا پہلا کام) **اِحرام** (فرض ہے)
2. (عمرے کا دوسرا کام) **طواف** (فرض ہے)
3. (عمرے کا تیسرا کام) **سَعی** (واجب ہے)
4. (عمرے کا چوتھا کام) **حَلق یا قصر** (واجب ہے)

﴿(عمرے کا پہلا کام) احرام﴾

حج اور عمرہ کے افعال میں سب سے پہلے عمل کو **"احرام"** کہتے ہے۔

احرام کے دو (2) فرض ہیں۔

1. نیت کرنا۔

2. تلبیہ پڑھنا۔

عمرہ کی نیت کے ساتھ **تلبیہ** پڑھنے کو احرام کہتے ہیں۔

احرام کی چادریں:

مرد کے لیے احرام کی **دو چادریں** ہیں۔

عورتوں کا احرام:

عورتوں کے لیے احرام کی کوئی مخصوص چادریں نہیں ہیں، عورتیں اپنے کپڑوں میں رہیں گی۔ ان کا احرام چہرے کو کپڑا نہ لگنا ہے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک خاص قسم کی ٹوپی جس پر پردہ بھی لگا ہوتا ہے وہ پہنے، اس کے پہننے سے یہ فائدہ ہوگا کہ نقاب بھی ہو جائے گا اور کپڑا بھی چہرے کو نہیں لگے گا۔ اگر یہ مخصوص ٹوپی موجود نہ ہو، تو وہ کیپ جو

عموماً دھوپ سے بچنے کے لیے لی جاتی ہے، اسے پہن کر اوپر سے کپڑا ڈال لے، چہرے کو کپڑے سے بچانا احرام میں ضروری ہے۔

ایک غلط فہمی: عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ احرام کی دو چادریں پہننے سے آدمی مُحرم بن جاتا ہے، جبکہ ایسا نہیں ہے، آدمی نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے سے مُحرم بنتا ہے، چونکہ مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے اس لیے اس کو اَن سلی چادریں پہننی پڑتی ہیں، البتہ چادریں احرام کی نیت سے پہلے پہن لینی چاہئیں۔

عمرے کی نیت

عربی میں نیت:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

اردو میں: اے اللہ، میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔

یا مختصر طور پر ان الفاظ سے بھی نیت کی جا سکتی ہے۔ لَبَّیْكَ عُمْرَۃً۔

عمرے کے ارادے سے تلبیہ پڑھیں:

تلبیہ: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

(**نوٹ:** نیّت چاہیں تو اپنی زبان یا عربی میں کریں، اس لیے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں۔ البتہ نیت کے ساتھ چونکہ تلبیہ پڑھنا بھی ضروری ہے، اس لیے تلبیہ کے الفاظ زبان سے ادا کرنا ضروری ہیں۔)

(عمرہ کا دوسرا کام) طواف

عمرہ کرنے والا جب **مکّہ مکرمہ** پہنچے تو اپنے سامان کا انتظام کرے، اور غسل کر لے (البتہ غسل میں خوشبودار چیز کا استعمال نہ کرے)۔

(اور بغیر غسل کے بھی مسجد الحرام جا سکتا ہے۔)

مسجد کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے مسجد میں داخل ہو۔

(طواف کا آغاز حجر اسود سے کرے)

حجر اسود پر پہنچ کر یہ کام کرے:

1. چہرے کا رخ حجر اسود کی طرف کرے۔
2. نیت کرے کہ میں یہ طواف عمرے کے لیے کر رہا ہوں۔
3. اضطباع کرے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا سیدھا کندھا کھلا رکھے، اور کپڑے کو داہنے کندھے کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے۔

4. استلام کرے۔ اپنے ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف بڑھا کر، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ان کو چوم لے۔

5. پھر طواف شروع کر دے، اور جب بھی حجر اسود پر پہنچے تو صرف استلام کرے۔

اسی طرح اپنا طواف جاری رکھیں۔ سات چکروں میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر استغفار، دعا یا قرآن کی تلاوت کرتے رہیں، (طواف کی مخصوص دعائیں پڑھنا چاہیں تو وہ کتاب کے آخر میں ہیں)۔

رکن یمانی:

طواف کرتے وقت جو حجر اسود سے پہلے کونا آتا ہے اس کو رکن یمانی کہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے اس کا صرف استلام کرے (یعنی اشارہ کرے)۔

سنت یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(سورۃ بقرہ)

اس طرح سات چکر لگا کر اپنے طواف کو مکمل کرے

ہر چکر حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے ابتدائی تین چکروں میں رمل کرے۔ یعنی تین چکر میں کم فاصلے کے ساتھ قدم اٹھا کر سینہ تان کر چلے۔

اور جب طواف سے فارغ ہونے کے بعد درج ذیل کام کرے:

1. دائیں کندھے کو ڈھانپ لے۔

2. ہر طواف کے بعد دو رکعت ادا کرنا واجب ہے، اگر میسر ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے مقام ابراہیم پر ادا کرنا مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون پڑھے اور دوسرے رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھے اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(عمرے کا تیسرا کام) سَعی

طواف ختم ہو جانے کے بعد:

عمرہ کرنے والا سَعی کے سات چکر ادا کرنے کیلئے صفا کی طرف جائے۔

جب صفا پر پہنچے تو درج ذیل کام کرے:

1. بیت اللہ کی طرف رخ کر کے یہ نیت کرے میں یہ سعی عمرے کے لیے کر رہا ہوں۔

2. بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے۔

3. اگر ہو سکے تو درج ذیل الفاظ عربی میں پڑھے ورنہ اپنی زبان میں پڑھے:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ، إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

میں (سعی) اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

4. **پھر صفا پر چڑھے: اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے، تین بار اللہ اکبر کہے، اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا تین بار پڑھے:**

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

نوٹ: اگر مندرجہ بالا دعائیں نہ آتی ہوں تو یہ کہہ لینا بھی کافی ہے، کہ میں عمرے کے لیے سعی کی نیت کرتا ہوں۔

اور ہر ایک چکر کے درمیان جو چاہے زیادہ سے زیادہ دعا کرے، اور اگر اسی دعا پر اِکتفاء کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

دورانِ سعی دوڑنا:

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلتے ہوئے جو میسر ہو اپنے اور اپنے اہل و عیال اور عام مسلمانوں کیلئے دعا کرتے رہیں، جب ہری لائٹ پر پہنچے تو تیز دوڑے اور یہ تیز دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں ہے، اور جب دوسری ہری لائٹ پر پہنچے تو عام چال چلے یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے۔

مَروہ

جب مروہ پہنچے تو کعبہ کی طرف رخ کرکے وہی دعا پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے۔ **لیکن آیت نہ پڑھے** اور جو چاہے دعا کرے، پھر مَروہ سے اترے **اور عام چال چلے**، جب ہری لائٹ پر پہنچے تو دوسری ہری لائٹ تک تیز دوڑے، پھر عام چال چل کر صفا پر چڑھے اس طرح اپنی سعی کے ساتھ چکر پورے کرے۔

نوٹ: صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر۔ تو یہ سات چکر اس طرح ہوں گے کہ صفا سے شروع کریں گے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔

✓ اگر سعی چلتے ہوئے شروع کرے پھر بہت زیادہ تھکان محسوس کرے کہ چلنا ناممکن یا بہت زیادہ دشوار ہو جائے، یا اللہ نہ کرے کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور اپنی سعی کو ویل چیئر (یعنی کرسی) پر مکمل کرلے، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حَلق کرنا (عمرے کا چوتھا کام)

مرد سَعی مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا اپنے سر کے بال منڈوائے یا چھوٹے کرائے، **منڈوانا افضل ہے**۔ بال چھوٹے کروانے ہوں تو سارے بال چھوٹے کروائے، سر کے کسی ایک ایک حصہ کو چھوڑنا، سر کے کسی ایک حصے کے بالوں چھوٹا کروانا یا ایک حصے کے بال کم کروانا کافی نہیں ہو گا۔

عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پور کے برابر بال کم کرلے۔اس طرح عمرہ کے کام ختم ہو جاتے ہیں۔

✓ اور اب عمرہ مکمل ہو گیا ہے،اس لیے کہ عمرہ کے اندر چار کام تھے اور وہ چار کام کر لیے ہیں،تو اب وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

حج کا بیان

حج کے فرائض اور واجبات

حج کے فرائض

حج کے تین(3)فرض ہیں۔

(1)احرام　　(2)وقوف عرفہ　　(3)طواف زیارت

حج کے واجبات

حج کے آٹھ(8)واجب ہیں۔

(1)مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کرنا　　(2)وقوف مزدلفہ

(3)سعی کرنا　　(4)رمی کرنا　　(5)قربانی　　(6)سر منڈانا

(7)رمی،قربانی اور سر منڈانے میں ترتیب کا خیال رکھنا　　(8)طوافِ وداع کرنا

حج کی اقسام

حج کی تین (3) قسمیں ہیں۔

(1) حج تمتّع (1) حج افراد (1) حج قران

نوٹ: لیکن یہاں پر سب سے پہلے حج تمتع کو ذکر کیا جاتا ہے، چونکہ عموماً زیادہ ترحج تمتع کیا جاتا ہے۔باقی دو قسموں کو بعد میں ذکر کرکے حج تمتع،قران کے درمیان فرق بتادیا جائے گا۔

حج تمتع

حج تمتع کا مطلب ہے کہ: حج کے دنوں میں ایک ہی سفر میں پہلے عمرہ کرکے اور احرام کھول کر، اور پھر حج کے دنوں میں یعنی آٹھ ذوالحجہ کو، حج کا احرام باندھ کر، حج ادا کیا جاتا ہے۔

تمتع کے معنٰی ہیں: نفع اٹھانا، چونکہ ایک ہی سفر میں دو کام کیے ہیں گویا کہ حج کے ساتھ ساتھ عمرے کا نفع بھی اٹھایا ہے اسی لیے اسے حج تمتع کہتے ہیں۔

حج تمتع کا مختصر طریقہ

حج اور عمرہ کی نیت کرے۔پہلے عمرہ کرلے۔پھر حلال ہو جائے۔پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھے۔سعی کرے۔مِنٰی میں قیام کرے۔پھر وقوف عرفہ کرے۔

پھر وقوف مزدلفہ کرے۔جمرہ عقبہ میں رمی کرے۔ حلق کرے۔ قربانی کرے۔

طواف زیارت کرے۔تینوں جمرات کی رمی کرے۔طواف وداع کرے۔

حج تمتع کا طریقہ اور کام

1. پہلا کام یہ ہے کہ: عمرہ کرے اور عمرہ کرنے کا وہی طریقہ ہے جو پہلے گزر چکا ہے، اس میں وہ عمرے کی نیت ہی کرے گا اور نیت کر کے عمرہ ہی کرے گا۔

2. دوسرا کام یہ ہے کہ: وہ حج کے دنوں یعنی آٹھویں ذوالحجہ کا انتظار کرے۔

3. آٹھویں ذوالحجہ کے بعد حج کے پانچ دنوں کے جو کام ہیں ان کو مکمل کرے۔

(حج کا پہلا دن) آٹھ ذوالحجہ، یوم ترویہ

ترویہ کا معنی ہے: سیر اب کرنا، چونکہ ان دنوں میں حجاج کرام منیٰ میں جانے کے لیے اپنے اور اپنے اونٹوں کی سیر ابی کے لیے پانی کا انتظام کرتے تھے، اس لیے اس کو ترویہ کہتے ہیں۔ حاجی اپنی رہائش گاہ (ہوٹل) سے احرام باندھیں۔ احرام سے پہلے مسنون کام کر لے جیسا کہ غسل کرنا وغیرہ۔

1. نیت کرے۔

عربی میں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ۔

اردو میں: اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تُو میرے لئے اِسے آسان کر اور مجھ سے قبول فرما اور اِس میں میری مدد کر اور میرے لئے اِس میں بَرَکت دے۔

اور تلبیہ پڑھے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ۔

2. مِنیٰ کی طرف جائے۔ مِنیٰ کی طرف جانے کے تین (3) طریقے ہیں۔

(1) اپنی رہائش گاہ سے سیدھا مِنیٰ کی طرف چلا جائے۔

(2) بیت اللہ پہنچے وہاں پر طواف کرے طواف کرنے کے بعد مِنیٰ کی طرف چلا جائے۔

(3) بیت اللہ پہنچے وہاں پر طواف کرے اور اس کے بعد سعی کر کے مِنیٰ کی طرف چلا جائے۔

اگر حاجی تیسری صورت کو اختیار کرے، تو طواف زیارت کے بعد والی سعی بھی ادا ہو جائے گی، اور ایسی صورت میں طواف زیارت اگر سر منڈانے کے بعد کیا۔ تو طواف زیارت کے لیے احرام کی چادروں کی ضرورت بھی نہیں رہے گی سادہ کپڑوں میں طواف زیارت کیا جا سکتا ہے۔

مِنیٰ پہنچنے کے بعد کے کام

ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں:

1. تمام حاجی ظہر سے پہلے مِنیٰ کی طرف نکلیں، ظہر، عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں ان کے اوقات میں اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ ادا کریں۔

2. تلاوت کریں۔

3. ذکرو اذکار کریں

4. کثرت سے دعائیں مانگیں۔

(حج کا دوسرا دن) نویں ذی الحجہ، یوم عرفہ

عرفہ کے دن کی فضیلت

وقوف عرفہ حج کا ایک رکن ہے اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہو سکتا۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے۔

(ابو داوٗد، ترمذی)

عرفہ کا دن سب سے بہترین دن ہے، اس دن حاجیوں کے وفود میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں جہاں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں، اس دن اللہ تعالی بطور فخر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

حدیث: حضرت عائشہ سے روایت ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالی عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن میں اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، پھر قریب ہو کر بطور فخر تمہارا ذکر فرشتوں سے کرتا ہے۔ چنانچہ **اللہ تعالی** فرماتا ہے: ان

لوگوں کی خواہش کیا ہے؟ ہم اللہ سے اس کا فضل واحسان طلب کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم)

دوسرے دن کے کام

1. فجر کی نماز مِنیٰ میں پڑھنا۔
2. فجر پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہونے کا انتظار کرے۔
3. سورج نکلنے کے بعد جب چاشت کا وقت ہو جائے تو تلبیہ کہتے ہوئے، ذکر واذکار اور دُعائیں کرتے ہوئے عرفہ کی طرف چل پڑے۔
4. عرفات میں پہنچنے کے بعد اپنے خیمے میں وقوف عرفہ کے وقت شروع ہونے کا انتظار کرے۔

وقوف عرفہ کا وقت: وقوف عرفہ کا وقت یوم عرفہ کے دن زوال سے شروع ہو کر یوم النحر کی طلوع فجر تک ہے۔

5. عرفہ کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے، حاجی کو چاہیے کہ اس عظیم دن میں وقت

سے فائدہ اٹھانے کی فکر کرے۔ تلبیہ، ذکر، اور بکثرت استغفار کرے، لا الہ الا اللہ پڑھے اللہ کی حمد وثناء بیان کرے، خشوع وخضوع کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اپنے لیے، اپنے گھر والوں کیلئے، اپنی اولاد اور دیگر مسلمان بھائیوں کیلئے دعائیں کرے۔

6. ظہر اور عصر قصر اور جمع کرنا:

وقوف عرفہ کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں حج پڑھانے والے امام کے پیچھے پڑھ رہا ہو تو دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھے گا۔ اگر اپنے خیمے میں ادا کر رہا ہو تو نمازیں ان کے اوقات میں پڑھنی ہوں گی۔

7. مغرب کا وقت ہوتے ہی مزدلفہ کی طرف چل پڑے اور وہاں پر (میدان عرفات) مغرب کی نماز ادا نہ کرے۔

یوم عرفہ کی بعض عام غلطیاں

حاجیوں کو چاہیے کہ اس مبارک دن میں ایسی غلطیوں سے بچیں جو اس عظیم دن اور اس با عزت جگہ میں ان کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیتی ہیں۔

⊗ حدود عرفہ کے باہر اترنا، اور سورج غروب ہونے تک وہیں رہ جانا پھر مزدلفہ لوٹ جانا جس نے ایسا کیا اس کا حج نہیں ہو گا۔

⊗ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفہ سے نکل جانا یہ جائز نہیں ہے اس لیے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔ جس نے ایسا کیا اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفہ لوٹ جائے اگر نہ لوٹے تو اس کو ایک دَم (قربانی) دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

⊗ دُعا کے وقت جبل عرفہ کی طرف رخ کرنا۔(سنت تو یہ کہ دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کریں۔)

مزدلفہ

1. مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنا:

یہاں پہنچنے کے بعد عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء جمع (اور مسافر قصر) کر کے ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور رات گزارتے ہیں۔

2. کنکریاں چن لے، جو چنے کے دانے سے ذرا بڑے ہوں ہر جمرات کے لیے سات سات کنکریاں چنے۔

3. رات کو مزدلفہ میں قیام کرنا۔

4. فجر کی نماز اول وقت میں پڑھنا۔

5. مزدلفہ کے اندر وقوف کرنا۔

وقوف مزدلفہ کا وقت: وقوفِ مزدلفہ کا اصل وقت طلوع فجر (صبح صادق) سے طلوع شمس تک ہے، وقوف مزدلفہ واجب ہے۔اور رات کا قیام سنت ہے۔

البتہ خواتین، کمزور لوگ، بچے اور ان سب کے ذمہ دار حضرات آدھی رات کے بعد مِنٰی جاسکتے ہیں۔

وقوف مزدلفہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اول وقت میں فجر کی نماز ادا کی جائے، اور نماز کے بعد سورج نکلنے تک پورا وقت یا جتنی دیر کھڑے ہو سکتا ہے دعائیں کی جائیں۔

6. کثرت سے اللہ کا ذکر کرے تکبیر کہے اور جتنا ہو سکے دعائیں کرے، پھر سورج نکلنے سے پہلے، مِنیٰ کی طرف تلبیہ کہتے ہوئے خشوع کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے چل پڑے۔

مزدلفہ پہنچتے ہی بعض حجاج غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جن سے متنبہ ہونا چاہے۔ مثلاً

⊗ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے سے پہلے کنکریاں چننا۔

⊗ یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھانا ضروری ہے۔ تاہم مزدلفہ سے اٹھانا مستحب ہے اور دوسری جگہوں سے اٹھانا بھی جائز ہے۔

(حج کا تیسرا دن) دسویں ذی الحجہ یوم النحر

- دسویں ذوالحجہ کو یوم النحر کہتے ہیں، یعنی قربانی کا دن۔ **اور یہی عید کا دن ہے۔**
- جب حاجی مِنیٰ پہنچے تو جمرہ عقبہ کی طرف جائے۔ جمرہ عقبہ وہ ہے جو مکہ سے قریب ہے۔ چنانچہ جمرہ عقبہ پہنچتے ہی تلبیہ بند کر دے۔

تیسرے دن کے کام:

1. رمی کرے یعنی جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد تکبیرات تشریق پڑھتا رہے۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد

جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرے اور نہ ہی دُعا کرے۔

2. قربانی کرے خود بھی کھائے اور فقراء کو بھی کھلائے۔

3. اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرائے لیکن منڈوانا افضل ہے، اور عورت اپنے بالوں میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کرلے۔

(اور مذکورہ ترتیب کے مطابق ان تینوں کو ادا کرنا واجب ہے۔)

طواف زیارت

1. طواف زیارت حج کا ایک رکن ہے اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ حاجی عید کی صبح جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طواف افاضہ کرلے۔

طواف زیارت کا وقت: 10 ویں ذوالحجہ کو طواف زیارت کرے اگر اس دن نہ کر سکے تو 11 ویں ذوالحجہ کو کرے۔ 12 ذی الحجہ کی غروب تک طواف زیارت کرنا جائز ہے۔ اگر 12 ذی الحجہ کا سورج غروب ہو گیا اور طواف نہ کیا ہو تو تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہو گا۔

2. اگر اس نے 8 ذوالحجہ کو سعی نہیں کی تھی، تو اب طواف زیارت کے بعد سعی کرنا واجب ہے۔

جب حاجی قربانی کے دن طواف زیارت سے فارغ ہو جائے، تو ساری پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اب سارے کام اس کے لیے آسان ہو گئے۔

(حج کا چوتھا دن) ایام تشریق

چوتھے دن کے کام:

1. تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے۔
2. **رمی کا وقت:** زوال کے بعد سے، جمرہ صغری، جمرہ وسطی اور جمرہ عقبہ تینوں کو کنکریاں مارے۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔
3. نماز، تلاوت اور کثرت سے ذکر اور دعا کرے۔

- اطمینان اور سکون کا التزام کرے۔ (بھیڑ لگانے اور جھگڑا کرنے سے پرہیز کرے۔)

(حج کا پانچواں دن) جمرات کو کنکریاں مارنا

1. تینوں جمرات کی رمی کرے۔ سنت یہ ہے کہ حاجی صغریٰ اور جمرہ وسطی کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا کرے، کسی کو دھکا

مارے اور تکلیف دیے بغیر۔ البتہ جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرے اور نہ ہی دُعا کرے۔

- اور جو دو دِنوں کے بعد جانا چاہے اس پر واجب ہے کہ بارہ تاریخ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارے، پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی مِنیٰ سے نکل جائے، ہاں اگر سورج غروب ہو گیا اور وہ ابھی مِنیٰ ہی میں ہے تو اس کے لیے بہتر کہ تیرہ تاریخ کی رات بھی مِنیٰ میں رہے اور دوسرے دن زوال کے بعد رمی کرے۔

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت بعض غلطیاں:

⊗ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ شیاطین کو مار رہے ہیں، چنانچہ وہ غصہ میں گالیاں دیتے ہوئے کنکریاں مارتے ہیں، جبکہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا مقصد صرف اللہ کے ذکر کو قائم کرنا ہے۔

⊗ بڑی بڑی کنکریاں، جوتوں یا لکڑی کے ٹکڑوں سے جمرات کو مارنا دین میں غلو ہے، جس سے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔

⊗ رمی کیلئے جمرات کے پاس بھیڑ لگانا اور جھگڑا کرنا بڑی غلطی ہے، حاجی پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی برتے اور حوض کے اندر صحیح جگہ پر رمی کرنے کی کوشش کرے خواہ کنکری ستون کو لگے یا نہ لگے۔

⊗ ایک ساتھ تمام کنکریاں مارنا اس صورت میں یہ سب ایک ہی کنکری شمار ہو گی، حالانکہ مشروع تو یہ ہے کہ کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے، اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

- حاجی جب جمرہ عقبہ کو کنکری مار لے، حلق یا قصر کر لے، تو اب وہ سلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے۔

اور عورت کے سوا احرام کی تمام ممنوع چیزیں اس کیلئے حلال ہو جاتی ہیں۔

طواف وداع

اب حج مکمل ہو گیا ہے البتہ واپسی کے سفر کے لیے طواف وداع ضروری ہے۔

1. حجاج منیٰ سے نکلنے کے بعد طواف وداع کرنے کیلئے مکہ مکرمہ جائیں، حج کے تمام ارکان و واجبات ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کا حکم بجالاتے ہوئے حج کا آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک ہر گز کوچ نہ کرے جب تک کہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ نہ ہو جائے۔

2. طواف وداع حج کا وہ آخری واجب ہے جس کو وطن لوٹنے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کرنا ہر حاجی پر واجب ہے۔ طواف وداع صرف حیض اور نفاس والی خواتین کو معاف ہے۔

- طواف زیارت کے بعد کوئی بھی نفل طواف کیا اور بعد میں طواف کا موقع نہ ملا تو وہ طواف وداع ہی سمجھا جائے گا اور واجب ادا ہو جائے گا۔

حجِ اِفراد

1. حج افراد کا مطلب ہے اکیلا، اس میں صرف حج کیا جاتا ہے، عمرہ شامل نہیں ہے۔ اسی لیے اس کو حج افراد کہتے ہیں۔

2. نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔ نیت ان الفاظ کے ساتھ کرے: لبیك حجا۔ اردو میں اس طرح کہے: میں حج کی نیت کرتا ہوں۔

3. حرم میں پہنچنے کے بعد ایام حج کا انتظار کرنا۔

4. آٹھویں ذوالحج کو منیٰ کی طرف جانا۔

5. باقی دنوں میں وہی کام کرنا جو متمتع کرتا ہے۔

حج افراد اور حج تمتع کے درمیان فرق:

1. افراد میں صرف حج ہوتا ہے، اور صرف حج کی نیت کی جاتی ہے۔ اور تمتع میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں ہے۔

2. افراد کرنے والا حج کے دنوں کا انتظار اسی احرام میں کرتا ہے، جس میں اس نے حج شروع کیا تھا۔

البتہ متمتع عمرہ کر کے احرام اتار دیتا ہے اور وہ عام کپڑوں میں ہی رہ کر حج کے دنوں کا انتظار کرتا ہے۔

3. حج تمتع کرنے والے پر قربانی ادا کرنا واجب ہے۔

البتہ مفرد پر قربانی نہیں ہے۔

حجِ قران

قِران کا معنیٰ ہے ملانا، چونکہ حاجی ایک ہی احرام میں عمرے اور حج کو ملاتا ہے اسی لیے اسے قِران کہتے ہیں۔ حج قران سب سے افضل حج ہے، قِران کرنے والا حاجی قارِن کہلاتا ہے۔

1. نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔ **نیت ان الفاظ کے ساتھ کرے:** لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

اردو میں اس طرح کہے: میں حج اور عمرے کی نیت کرتا ہوں۔

2. عمرہ ادا کرنے کے بعد اسی احرام میں رہے اور حج کے دنوں کا انتظار کرے۔

اور حج کی تمام اقسام میں پانچ دنوں کے دوران ایک ہی جیسے کام کیے جاتے ہیں بس چند چیزوں میں فرق ہوتا ہے۔

حج قران اور حج تمتع کے درمیان فرق:

○ حج قران میں عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے مگر عمرہ کرنے کے بعد

قارن حلق یا قصر نہیں کروا سکتا اسے بدستور احرام میں رہنا ہو گا، دسویں، گیارہویں یا بارہویں ذوالحج کو قربانی کرنے کے بعد حلق یا قصر کروا کے احرام کھول سکتا ہے۔

○ جبکہ تمتع میں عمرہ کے بعد احرام ختم ہو جاتا ہے، اور حج کا احرام نئے سرے سے باندھتا ہے۔

○ حج قران کے اندر جو غلطی ہو گی اس پر دو دَم واجب ہوں گے۔

اور حج تمتع میں غلطی پر ایک دم واجب ہو گا۔

نوٹ: ہمارے نزدیک حج قِران افضل ہے لیکن اگر کوئی شخص جو قِران کی مشقتوں کو برداشت نہ کر سکتا ہو تو اس کیلئے تمتع کرنا بہتر۔

حج کے فضائل

حج کے بے شمار فضائل اور فوائد بہت سی حدیثوں میں بیان ہوئے ہیں یہاں چند حدیثیں ذکر کی جارہی ہیں۔

حدیث 1: رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اللہ تعالی کے لیے حج کرے اور فحش کام، فحش کلام اور فسق وفجور سے بچتا رہے، تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

(بخاری و مسلم)

حدیث 2: رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہ مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔

(بخاری و مسلم)

تشریح: مقبول حج کا مطلب یہ ہے، کہ حج کو تمام آداب و شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔

حدیث 3: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

(ابن ماجہ)

حج کرنے والے کے لیے انعامات

- حاجی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلہ اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں، اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔

(رواہ الخطیب فی المنفق و المفترق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

- جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلا تو اپنی قیام گاہ پر پہنچنے تک اسے ہر قدم پر ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، اور اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں۔

(رواہ ابن عساکر من ابی هریرة رضی الله عنه وابن عباس رضی الله عنه)

❁ حاجی حج کو جاتے ہوئے اور حج سے لوٹتے ہوئے اللہ تعالی کی ضمان میں ہوتا ہے، لہذا اگر اس کو دوران سفر کچھ تھکاوٹ یا مشقت پیش آئے تو اللہ تعالی اس کے بدلہ اس شخص کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں، اور اس کے ہر قدم پر جنت میں اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہو جاتے ہیں، اور اس کو بارش کے ہر قطرے کے لگنے پر شہید کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(رواہ الدیلمی عن أبی امامه)

❁ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو لوگوں کی سفارش کرے گا، اور وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک وصاف ہو کر) نکل جائے گا جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔(رواہ البزاز عن ابی موسی رضی الله عنه)

❁ لگاتار حج پہ حج کرنا اور عمروں کی ترتیب رکھنا دونوں چیزیں فقر وفاقے اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

(رواہ الدیلمی عن عائشة رضی الله عنها)

❁ حج کرنے والا جب اپنے گھر سے چلتا ہے، اور تین دن یا تین راتیں چلتا ہے تو وہ اپنے

گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا اور حج کے تمام ایام، درجات ہوتے ہیں اور جس نے کسی مرنے والے کو کفن پہنایا تو اللہ تعالی اس شخص کو جنت کے لباسوں میں سے لباس پہنائیں گے، اور جس شخص نے میت کو غسل دیا تو وہ شخص اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو کر) نکلتا ہے۔ اور جس شخص نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی تو اس کے نامہ اعمال میں اس کی ہر ہر مٹھی کے بدلہ میں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ سے بھی زیادہ وزن لکھ دیا جاتا ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

حج وعمرہ اللہ کا راستہ ہیں اور رمضان میں ایک عمرہ کرنا حج کے برابر ہے (یا نفلی) حج سے کفایت کرتا ہے۔

(رواہ الحاکم فی المستدرك عن ام معتقل رضی اللہ عنہا)

لیکن اچھا اور خوب صورت جہاد مقبول حج ہے۔

(رواہ البخاری، والنسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

جب محرم تلبیہ پڑھتے ہوئے، اللہ کیلئے اپنا دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، تو وہ سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اور وہ شخص (گنا ہوں سے پاک) ایسا لوٹتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہے۔

(رواہ ابن ماجہ، کتاب المناسك، باب النفل للمحرم، عن جابر رضی اللہ عنہ)

جو شخص اس گھر (بیت اللہ) کو آیا (بغرض حج وعمرۃ) اور اس نے نہ کوئی فحش بات چیت کی اور نہ ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوا، تو وہ ایسا پاک (صاف) لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہو۔

(رواہ مسلم من ابی هریرۃ رضی اللہ عنه)

جو بیت المقدس سے عمرہ یا حج کا احرام باندھ کر آیا تو اللہ تعالی اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیں گے۔

(رواہ احمد وابوداؤد من ام سلمه)

جس شخص نے حج کیا اس حال میں کہ اس پر قرضہ تھا، تو اللہ تعالی اس کی طرف سے قرضہ ادا فرمادیتے ہیں (یعنی ایسا بندوبست فرمادیتے ہیں کہ قرضہ ادا ہو جاتا ہے۔)

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ عنه)

جب محرم (حج یا عمرہ کا) دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اس طرح وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔

(رواہ ابن زنجویه عن جابر رضی اللہ عنه)

سمندر کا سفر سوائے حاجی یا عمرہ کرنے والے یا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے

کے سوا کوئی نہ کرے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

(رواہ البیهقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنه)

❁ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کی زیارت کریں (حج وعمرہ کو آئیں) کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا جس کی زیارت کی جائے، اس پر کوئی نہ کوئی حق ہوتا ہے، تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اے داؤد ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں انہیں ان کی دنیا کی زندگی ہی میں معاف کر دوں اور جب میں ان سے ملاقات کروں تو ان کی مغفرت کروں۔

(رواہ الطبرانی و ابن عساکر من ابی ذر رضی اللہ عنه)

❁ جو مسلمان اللہ کے راستے میں ایک گھڑی حالت جہاد یا تہلیل یا تلبیہ پڑھتے ہوئے حالت حج میں گزارے، تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے اور وہ شخص ان گناہوں سے (بالکل پاک وصاف) نکل جاتا ہے۔

(رواہ الخطیب والدیلمی عن سهل بن سعد رضی اللہ عنه)

❁ حاجی جو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس کی وجہ سے اس کو ایک خاص خوشخبری دی جاتی ہے۔

(رواہ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنه)

❁ اللہ اکبر کہنے والا جو خشکی اور تری میں اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کی تکبیر زمین و آسمان کے درمیان خالی جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتی ہے۔

(رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

❁ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو القاسم ﷺ کی جان ہے، تکبیر کہنے والا جب، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر زمین سے اونچی جگہ پر کہتا ہے تو اس کے سامنے ہر چیز لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتی ہے اور اسی طرح منتہائے زمین تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

(رواہ ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

(مندرجہ بالا تمام احادیث کنز الاعمال سے لی گئی ہیں)

حج نہ کرنے کا گناہ:

حدیث: رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس اتنا خرچ اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ جا کر حج کر سکتا ہے اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی، اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

(مشکوۃ المصابیح)

حج نہ کرنے والے کی سزا

ابلیس کا سرکش شیاطین کا ٹولہ ہے جنہیں وہ کہتا ہے کہ حاجیوں اور مجاہدین کی ٹوہ میں لگے رہو اور انہیں راستے سے گمراہ کرو۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

حج کو نہ چھوڑو چاہے اس کیلئے تمہیں کسی لاغر کمزور اونٹنی کہ جس کی قیمت دس دراہم کے برابر ہو، پر سفر کر کے جانا پڑے۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ وہ شخص تو بہت ہی محروم ہے جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت بھی عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بھی بخشی، اس پر پانچ ایسے حج گزر جاتے ہیں کہ جن میں وہ میری طرف نہیں آتا (یعنی باوجود وسعت رزق وصحت کے حج کو نہیں جاتا تو ایسا شخص ضرور محروم ہے)

(رواہ ابویعلی فی مسندہ، عن خباب رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالی فرماتے ہیں: وہ شخص تو ضرور محروم ہے جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت عطا فرمائی اور اس کی معیشت میں وسعت دی، اس پر پانچ سال اس طرح گزر جاتے ہیں کہ وہ میری طرف (حج یا عمرہ کو نہیں آتا)۔

(رواہ ابویعلی فی مسندہ، والمعراج، السنن البیہقی، وابن حبان فی صحیحہ، و سعید ابن منصور فی سادہ، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

۞ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسے حج بیت اللہ کیلئے (مکہ) پہنچادے، یا اتنا مال ہو جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ زکوۃ نہیں نکالتا تو ایسا شخص موت کے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔

(رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۞ جو شخص اتنے زاد سفر اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے (حج وعمرہ کے لیے) بیت اللہ شریف تک پہنچادے اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اب کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

(رواہ الترندی من علی رضی اللہ عنہ)

حج کے واجب ہونے کی شرائط

حج اس شخص پر فرض ہو گا جس کے اندر یہ باتیں پائی جائیں۔

1. مسلمان ہونا۔
2. عاقل ہونا۔
3. بالغ ہونا۔
4. آزاد ہونا۔

5. حج کی استطاعت ہونا۔

حج کی فرضیت میں عورت کے لیے اہم مسائل

مسئلہ 1: جس عورت کا کوئی محرم نہ ہو اس عورت پر حج نہیں ہے، اس لیے کہ عورت کا محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھی، اگر محرم مل جائے تو حج کر لے۔

اگر حج کیے بغیر انتقال کر گئی، لیکن حج وصیت کر کے گئی ہے تو اس کے تہائی مال سے حج کروانا ضروری ہے، اگر وصیت نہ کی ہو تو ورثاء کے لیے مال سے حج کروانا بہتر ہے۔

مسئلہ 2: منہ بولا باپ، منہ بولا بھائی اور منہ بولا بیٹا شرعاً محرم نہیں ہیں، ان کے ہمراہ سفر حج میں جانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 3: جب عورت کو کوئی قابل اطمینان محرم ساتھ جانے کے لئے مل جائے، تو اب حج کیلئے جانے سے شوہر کا روکنا درست نہیں۔ اگر شوہر روکے تو بھی اس کی بات نہ مانے اور حج کیلئے چلی جائے، البتہ نفلی حج میں شوہر کی اجازت کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 4: عورت کے لئے سفر میں محرم یا خاوند کا ساتھ ہونا اس وقت ضروری ہے جب عورت مکہ مکرمہ سے 48 میل یا اس سے زیادہ دور رہتی ہو، اگر عورت کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان 48 میل یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اس کا بغیر محرم کے نکلنا جائز نہیں ہو گا، اگر

عورت کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان 48 میل سے کم فاصلہ ہو تو شوہر اور محرم کے بغیر بھی حج کے لئے جانا فرض ہے۔

مسئلہ 5: جس صورت میں عورت کے ہمراہ محرم یا خاوند کا ہونا ضروری تھا لیکن عورت ناواقفی کی وجہ سے شوہر اور محرم کے بغیر چلی گئی اور حج کر لیا، **تو اس عورت کا حج تو ادا ہو جائے گا**، لیکن بغیر محرم کے سفر کرنے کا گناہ ہو گا۔

مسئلہ 6: عورت مالدار تھی مگر حج کے دوران (جس کی تفصیل گزر چکی) وہ عدت کے اندر تھی تو اس عورت کا حج کیلئے جانا واجب نہیں۔ اگر عدت کے باوجود جا کر حج کر لیا اس صورت میں حج تو ادا ہو جائے گا لیکن گنہگار ہو گی۔

مسئلہ 7: اگر محرم، عورت سے حج کے مصارف (اخراجات) لیے بغیر حج پر جانے کیلئے تیار نہ ہو تو عورت پر محرم کے مصارف بھی واجب ہیں۔ لیکن اگر عورت کے پاس اتنی رقم نہ ہو کہ محرم کا خرچ بھی دے سکے تو ایسی عورت پر حج فرض نہیں۔

حج کے قرآنی آداب

سب سے پہلے ان آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں بتائے۔

1. رفث نہ ہو۔ حج میں شہوت کی باتیں نہ ہوں، نہ اپنی بیوی سے نہ دوسروں سے، حاجی اپنی آنکھوں کی بھی حفاظت کرے اور دل و دماغ کی بھی حفاظت کرے۔

2. دوسری چیز ولا فسوق: حج میں کسی قسم کی اللہ تعالی کی نافرمانی نہ ہو۔

3. ولا جدال: حج میں کسی بھی قسم کا آپس میں کوئی جھگڑا نہ ہو۔ حق تعالیٰ نے جن کاموں سے روکا ہے یہ وہ کام ہیں، جن کاموں کے اندر عموماً حج کے موقع پر مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روک دیا ہے۔

4. تقویٰ اختیار کرنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کو اپنے دل میں اس طرح بٹھالیں کہ کسی قسم کی نافرمانی کرنا اس کے لیے آسان نہ ہو۔

5. وللہ علی الناس، حج خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، یعنی اس میں کسی قسم کا دکھاوا کسی قسم کی شہرت کسی قسم کی ریاکاری نہ ہو۔

حاجیوں کی خدمت میں چند گزارشات

1. حج کا طریقہ سیکھ کر جائیں۔ مسائل کے لیے مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحبؒ کی کتاب "رفیق حج" پڑھیں اور رہنمائی کے لیے اپنے ساتھ بھی رکھیں۔

2. حج کا ذوق اور شوق اپنے اندر پیدا کرے، اور اس کے لیے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کاندھلوی کی "فضائل حج" پڑھیں اور اپنے ساتھ رکھیں۔

3. حج کے لیے ایسے گروپ کا انتخاب کیا جائے، جس میں ایک تجربہ کار عالم دین موجود ہو، اور جس نے پہلے بھی حج اور عمرہ کیا ہو۔

4. حج کے موقع پر پیش آنے والی تنگی اور تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے اور گھر جیسی سہولیات چند ہفتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کرے۔

5. حاجیوں کو اللہ کا مہمان سمجھا جائے، اور مکہ میں رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا پڑوسی اور مدینہ میں رہنے والوں کو حضور ﷺ کا پڑوسی سمجھا جائے۔ اس لیے ان سب کا احترام کیا جائے، اور کسی کی دل آزاری نہ کی جائے، کیونکہ ہم سب اپنی اصلاح کے لیے آئے ہیں، نہ کہ دوسروں کی اصلاح کرنے کے لیے ہمیں بھیجا گیا ہے۔

6. حاجی اپنے اندر ایثار کا جذبہ پیدا کرے۔ ایثار کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھنا۔ جہاں خود کو بھی ضرورت ہے اور دوسروں کو بھی ضرورت ہے وہاں دوسروں کی ضرورت کو مقدم رکھنا۔

اس جذبے کو ہر موقع پر ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ چاہے بس میں سوار ہونے یا اترنے کا موقع ہو، یا ہوٹل میں بیڈ کے انتخاب کا معاملہ ہو، منیٰ میں خیمے کے اندر جگہ لینے کا موقع ہو، یا عرفات میں کسی جگہ رک کر آرام کرنے کا معاملہ ہو، یا مزدلفہ میں رات گزارنے کا

موقع ہو، یا دستر خوان پر بیٹھنے کی باری ہو، یا اپنے بھائی کے ساتھ ایک پلیٹ میں کھانا کھانے کا معاملہ ہو، ہر موقع پر ہمیں یہ سوچنا ہے کہ یہ آرام میں گھر پر جا کر حاصل کر لوں گا، یہاں پر اللہ کے مہمانوں کا خیال رکھ کر، حق تعالیٰ کو اپنا تعلق بتانا ہے۔

کہ یا اللہ میرا آپ سے ایسا تعلق ہے کہ آپ کے مہمانوں کی راحت کا بھی مجھے خیال ہے، اور یہ سوچ کر، کہ ہو سکتا ہے کہ ان کا حج قبول ہو اور میرا حج بھی ان کا خیال و اکرام کرنے کی وجہ سے قبول ہو جائے۔

7. اپنے قیمتی وقت کو بازاروں کی نذر نہ کیا جائے، اگر خریدنا بہت ضروری ہو تو، یہ نیت کی جائے کہ یہاں کے تاجروں کو اس تجارت سے نفع پہنچانا چاہتا ہوں۔

8. موبائل فون کو بقدرِ ضرورت استعمال کیا جائے۔ عموماً موبائل فون کے ذریعے دو بڑے بڑے نقصانات ہوتے ہیں:۔ پہلا نقصان تو یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنا حج دوسروں کو دکھاتے ہیں، اور دکھلاوے سے حج برباد ہو جاتا ہے، یہ دکھانا کہ اب میں بیت اللہ کے سامنے ہوں، اب میں روضہ اطہر کے سامنے ہوں، اب میں مسجدِ نبوی ﷺ کے سامنے ہوں، یہ ریاکاری ہے اور ریاکاری اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

دوسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ اتنے بڑے مقدس مقامات کی بے ادبی ہے، کہ آپ کے سامنے بیت اللہ ہے اتنا بڑا مقدس مقام ہے، جس پر ایک نظر ڈالنا دنیا اور دنیا میں موجود

ہر چیز سے بہتر ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہو رہی ہیں، اس کو چھوڑ کر اپنے فون کی طرف متوجہ ہو جانا اس جگہ کی بے ادبی ہے۔

اسی طرح روضہ رسول ﷺ پر درود بھیجنے کا وقت، آپ ﷺ کو سلام کرنے کا وقت، یہ بہت قیمتی وقت ہے، اور اس کے لیے بہت زیادہ ادب واحترام ضروری ہے، اس لیے یہ بہت بڑی بے ادبی ہے کہ ہم اس مقدس مقام پر بھی اپنے موبائلوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے دربار پر حاضری کے باوجود ہماری توجہ کسی اور طرف جائے یہ ادب کے خلاف ہے۔ ہمیں ان تمام آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پورے ادب واحترام کے ساتھ حج کی سعادت سے مالا مال فرمائیں، اوران مقبول بندوں میں شامل فرمائیں جن کا حج حق تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو۔ (آمین ثم آمین)

عمرہ کی فضیلت

گناہوں کا کفارہ:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک، درمیانی حصہ کیلئے کفارہ ہے۔

(بخاری ومسلم)

تشریح: ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرے عمرہ تک درمیان میں جتنی لغزشیں (یعنی صغیرہ گناہ) ہوئے ہوں وہ معاف ہو جائیں گے۔

رمضان المبارک میں عمرہ:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (ابن حبان)

بار بار عمرہ کرنا:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو، کیونکہ یکے بعد دیگرے حج وعمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو ایسے ہی مٹا دیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔" (سنن ابن ماجہ)

احرام کے مسائل

حالت احرام میں ممنوع چیزیں

یہ وہ چیزیں ہیں جو کہ عمرہ کرنے والے اور حج کرنے والے کے درمیان مشترک ہیں۔

یعنی وہ کام جن کا کرنا حالت احرام میں جائز نہیں ہے، جس وقت حج یا عمرہ کرنے والا نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے لیے چند پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

⊗ بال یا ناخن کاٹنا، ہاں اگر بغیر قصد وارادہ کے بال گر جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

⊗ محرم کیلئے جسم یا کپڑے میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور اگر احرام باندھنے سے پہلے جسم میں لگائی ہوئی خوشبو کا اثر باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کپڑے میں اگر اثر باقی ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔

⊗ مسلمان محرم (ہر جگہ) اور غیر محرم (جب وہ حدود حرم میں ہو تو) دونوں کیلئے خشکی کا شکار کرنا یا شکار کو بھگانا یا اس سلسلے میں تعاون کرنا بھی بھی حرام ہے۔

⊗ مسلمان چاہے محرم ہو یا غیر محرم ہر دونوں حالتوں میں حرم کے جھاڑیاں اور اس کے ہرے بھرے پودے جو خود روہیں ان کو اکھاڑنا حرام ہے، سوائے اذخر گھاس کے اسی طرح حدود حرم میں شکار کرنا محرم اور غیر محرم دونوں کیلئے حرام ہے۔

⊗ مسلمان چاہے محرم ہو یا غیر محرم ہر دونوں حالتوں میں حدود حرم میں گری ہوئی کوئی بھی چیز خواہ پیسے ہوں یا سونا چاندی وغیرہ اٹھانا حرام ہے، البتہ لوگوں میں اعلان کرنے کیلئے اٹھا سکتا ہے۔

⊗ محرم مرد کا احرام سے اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے اور نہ ایسی چیزوں سے جو سر کو لگ جائیں مثلاً ٹوپی، شماغ، غترہ وغیرہ، جان بوجھ کر یا بھول کر، یا انجانے میں ڈھانپ لینے یا حکم معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ڈھانپے رکھنے کا ایک ہی حکم ہے سب ممنوع ہیں۔

⊗ اسی طرح محرم کو پورے بدن پر یا بدن کے کچھ حصے پر سلا ہوا کپڑا پہنا جائز نہیں ہے، مثلاً جبہ قمیص، یا پاجامہ، اور موزے پہننا۔ جس شخص کے پاس جوتا نہ ہو تو اس کے لیے موزے پہنا جائز ہے اس شرط پر کہ موزوں کو پنڈلیوں سے نیچے کاٹ لے۔ مرد کے لیے دستانے پہننا جائز نہیں۔

⊗ مرد حضرات کو ایسے جوتے اور چپل پہننے چاہئیں جن سے پنڈلیاں واضح طور پر نظر آئیں، ایسے جوتے جن میں پنڈلیاں چھپ جائیں پہننا جائز نہیں ہیں۔

⊗ عورت حالت احرام میں اپنے چہرے کو کپڑے سے بچائے، اس طرح نقاب لے کہ چہرے کو کپڑا نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔ سلے ہوئے کپڑے اس کے لیے پہننا جائز ہیں۔ اور مرد کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے۔ خواتین حالت احرام میں جوتے، چپل ، موزے دستانے پہن سکتی ہیں۔

⊗ بغیر احرام کے میقات سے گزر گیا تو اس پر دم واجب ہو گا، البتہ اگر واپس آکر دوبارہ میقات سے احرام باندھا یا کسی اور میقات سے احرام باندھ کر، عمرہ یا حج ادا کیا، تو ایسی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔

⊗ احرام کی حالت میں، ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے یا تازگی حاصل کرنے کے لیے

یا گرد و غبار اتارنے کے لیے، گرم پانی سے یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا جائز ہے، لیکن جسم سے، رگڑ کر یا صابن کے ذریعے میل کچیل کو دور نہ کیا جائے، خوشبو دار صابن کا استعمال ممنوع ہے، ایسی صورت میں دم واجب ہو جائے گا۔

⊗ خواتین یا مردوں کے لیے تولیے یا رومال سے چہرے کو خشک کرنا مکروہ ہے، اپنے ہاتھ کا استعمال کرے کپڑے کا استعمال جائز نہیں ہے۔

⊗ احرام کے تہبند کے دونوں پلوؤں کو آگے سے سینا مکروہ ہے، گرہ لگانا، پِن لگانا یا دھاگے سے باندھنا بھی مکروہ ہے۔ اگر کسی کو ستر کھلنے کا خطرہ تو ایسی صورت میں گنجائش ہے، اس طرح کے عذر کی صورت میں دم یا صدقہ لازم نہیں آئے گا، لیکن بغیر ضرورت کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

حالت احرام میں جائز چیزیں

✓ گھڑی اور ہیڈ فون پہننا۔

✓ انگوٹھی اور چپل پہننا۔

✓ چشمہ، بیلٹ اور کمربند پہننا۔

✓ چھتری یا گاڑی کی چھت سے سایہ حاصل کرنا جائزہ ہے، اسی طرح سر پر سامان یا بستر اٹھانا جائز ہے۔

✓ زخم پر پٹی باندھنا، سر اور بدن دھونا جائز ہے۔ لیکن اگر سر اور بدن سے بالوں کے گرنے کا خطرہ ہو تو مکروہ ہے۔

✓ اسی طرح احرام کے کپڑے بدلنا، ان کو دھونا جائز ہے، اگر سر اور بدن پر پانی بہاتے وقت بغیر ہاتھ لگائے کچھ بال گر جائیں تو کوئی چیز واجب نہیں۔

✓ اگر محرم بھول کر یا انجانے میں اپنے سر کو ڈھانک لے، تو یاد آنے پر یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو ہٹانا واجب ہے۔ نیز اگر پورا دن ڈھانپے رکھا ہے تو دَم واجب ہو گا اور دن سے کم میں صدقہ۔

طواف کے مسائل

مکروہ اوقات میں طواف کا مسئلہ: دوگانہ طواف مکروہ اوقات میں جائز نہیں یعنی آفتاب کے طلوع یا غروب یا زوال کے وقت نہ پڑھیں۔ اگر پڑھ لیے ہوں تو دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ طواف ان اوقات میں بھی جائز ہے۔

طواف افاضہ کا مسئلہ: طواف افاضہ کا وقت 12 ذی الحجہ کے غروب تک ہے اگر 12 ذی الحجہ کا سورج غروب ہو گیا اور ابھی تک طواف افاضہ نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہو گا۔ طواف افاضہ اور طواف وداع کو جمع کرنے کی بدون لزوم، دم صورت یہی ہے کہ رمی اور دیگر کاموں سے فارغ ہو چکا ہو، اور صرف طواف افاضہ رہتا ہو، تو یہ شخص 12 ذی الحجہ کو

غروب سے پہلے طواف افاضہ کرے اور پھر اس کے بعد طواف وداع کر لے۔ طواف وداع مستقل واجب ہے۔

طواف وداع کا مسئلہ: طواف وداع حدود حرم اور اہل میقات پر واجب نہیں بلکہ میقات سے باہر والوں پر واجب ہے۔ لہذا جو حدود میقات کے اندر رہتے ہیں ان پر طواف وداع واجب نہیں، کر لینا بہتر ہے۔

طواف کے دوران نماز کا مسئلہ: اگر کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہو اور وہ پانچواں چکر ادا کر رہا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو اس صورت میں وہ اپنے چکر کو مکمل نہ کرے، بلکہ باجماعت نماز ادا کرے اور پھر جہاں سے طواف رک گیا ہے اس کے بعد سے چکر کو مکمل کر لے۔

مسئلہ: اگر طواف وداع کر لینے کے بعد کسی ضرورت سے پھر مکہ مکرمہ میں قیام کریں تو پھر چلنے کے وقت طواف وداع کا اعادہ مستحب ہے، واجب نہیں۔

سعی کے مسائل

قارن, متمتع اور مفرد کا مسئلہ: حاجی اگر مفرد یا قارن ہے تو اس کیلئے حج کی سعی کو طواف افاضہ سے پہلے کرنا جائز ہے، یہ سعی طواف قدوم کے بعد کر لے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ صحابہ کرام جنہوں نے ہدی (قربانی) کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے اسی طرح کیا تھا، ہاں اگر حاجی متمتع ہے تو اس کو دو سعی کرنا ضروری ہیں۔ پہلی سعی طواف قدوم

کے ساتھ جو عمرہ کی سعی ہے اور دوسری حج کی سعی جس کو طواف افاضہ کے ساتھ کرنا افضل ہے۔

مسئلہ: تمتع کرنے والوں کیلئے بھی حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا افضل ہے لیکن وہ بھی اگر حج کی سعی 8 ذی الحجہ کو یا اس سے پہلے کسی دن کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے۔ مگر ایسی صورت میں سعی سے پہلے چونکہ احرام اور طواف شرط ہے، حالانکہ تمتع کرنے والوں کا احرام جو عمرے کیلئے تھا عمرے سے فارغ ہو کر ختم ہو چکا ہو گا، اور طواف قدوم ان کیلئے سنت نہیں، اس لیے اب انہیں چاہیے کہ پہلے وہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کریں (مرد اس میں اضطباع اور رمل بھی کریں گے) اس کے بعد حج کی سعی کریں۔

رمی کے مسائل

رمی میں نائب بنانے کا مسئلہ: عورت و مرد بیمار و ضعیف سب خود اپنے ہاتھ سے رمی کریں کسی کو نائب بنا کر رمی کرانا عذر شرعی کے بغیر جائز نہیں۔ اور شرعی عذر ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو، یا جمرات تک سوار ہو کر پہنچنے میں بھی سخت تکلیف ہو، یا مرض کے شدت اختیار کرنے کا قوی اندیشہ ہو، یا پیدل چلنے پر قدرت نہیں اور سواری ملتی نہیں ایسا شخص معذور ہے وہ اپنی طرف سے دوسرے آدمی کو نائب بنا کر رمی کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معذور کی طرف سے دوسرے کی رمی درست ہونے کے لئے یہ شرط ہے، کہ وہ دوسرا آدمی اس کو اپنا نائب بنا کر خود بھیجے، اس کے کہے بغیر دوسرے آدمی نے رمی کر دی تو وہ معتبر نہیں، البتہ بے ہوش اور چھوٹے بچوں اور مجنون کی طرف سے ان کے ولی (سرپرست) خود کر دیں تو یہ جائز ہے۔

دم تمتع و قران کے مسائل

دو (2) دم واجب ہونے کا مسئلہ: جس شخص نے حج قِران کیا لیکن اس نے قربانی نہیں کی اور نہ اس کے بدلے فقراء کو کھانا کھلایا اور نہ روزے رکھے۔ اب وہ مکہ چھوڑ چکا ہے، حج ختم ہو گیا ہے، بیت اللہ اور مشاعر مقدسہ سے بھی دور جا چکا ہے تو ایسے شخص پر دو (2) دم لازم ہیں۔ ایک دم قِران کی وجہ سے جسے دم شکر بھی کہتے ہیں، اور دوسرا دم جنابت جو قربانی سے پہلے حلق کرا کر حلال ہونے کی وجہ سے لازم ہے۔

مسئلہ: اگر متمتع اور قارن ہدی پر قادر نہیں ہیں تو ان پر واجب ہے کہ ایام حج میں تین دن روزے رکھیں جو یوم عرفہ تک پورے ہو جائیں، اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ

اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: حج اور عمرے کو اللہ تعالی کیلئے پورا کرو، ہاں اگر تم روک لیے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالو، اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے، البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے دے، خواہ قربانی کرے پس جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ، تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے، پس اسے جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالے، جسے طاقت ہی نہ ہو، وہ تین روزے تو حج کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی میں یہ پورے دس ہو گئے یہ حکم ان کیلئے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں، لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

مذکورہ روزوں کی ترتیب: یہ تین روزے مذکورہ دنوں میں لگاتار یا متفرق طور پر رکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح سات روزے لگاتار رکھنا واجب نہیں ہیں، لگاتار اور متفرق دونوں طرح جائز ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اس میں پے در پے کی شرط نہیں لگائی ہے، فرمایا وسبعة اذا رجعتم اور سات واپسی میں، عاجز کیلئے لوگوں سے مانگ کر قربانی کرنے کی بجائے، افضل ہے کہ روزے رکھے۔

بچّوں کے حج کے مسائل کی وضاحت

- جو بچہ تمیز کو نہ پہنچا ہو اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے۔
- بچے کے سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے اور اس طرح بچہ بھی محرم ہو جائے گا۔ بچے کو انہی چیزوں سے بچایا جائے جن سے بڑا محرم بچتا ہے۔
- اسی طرح وہ بچی جو سنِ تمیز کو نہ پہنچی ہو اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے، اسی طرح وہ بچی بھی محرمہ ہو جائے گی۔ اس کو بھی انہی چیزوں سے بچایا جائے گا جن سے بڑی محرمہ بچتی ہے۔
- طواف کی حالت میں ان دونوں بچہ، بچی کے کپڑے اور بدن پاک وصاف رہنا چاہیے، اس لیے کہ طواف نماز کی طرح ہے جس میں طہارت شرط ہے۔
- اور اگر بچہ اور بچی سن تمیز کو پہنچے ہوں تو اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھیں گے۔

اور احرام باندھنے کے وقت بڑے لوگ جو کچھ کرتے ہیں یہ بھی وہی کریں گے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا وغیرہ۔ اگر احرام کی حالت میں ان نابالغ بچے یا بچی سے کسی ممنوع فعل کا ارتکاب ہو جائے تو ان پر کچھ واجب نہیں۔

عورتوں کے مخصوص احکام

➢ عورت نے اگر چہرے پر برقعہ اور نقاب ڈالا ہوا ہے، تو احرام کی نیت کے وقت اس کو نکال دے،

حدیث: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: **محرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے۔**

(صحیح مسلم)

➢ اور جب غیر محرم مرد اس کی طرف دیکھے، تو اپنے چہرے کو نقاب اور برقعہ کے علاوہ اوڑھنی یا کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے، اس لیے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں پردے میں داخل ہیں جن کو حالت احرام اور دیگر حالات میں بھی اجنبی مردوں سے چھپانا واجب ہے۔

♦ آج کل ٹوپی والے خاص برقعے ملتے ہیں جن کی وجہ سے کپڑا چہرے سے جدا رہتا ہے۔ اگر وہ مہیا ہو تو بہتر ہے۔

➢ حالت احرام میں عورت کے لیے کوئی مخصوص لباس نہیں ہے، جیساوہ عموماً پہنتی ہے اور جن کا پہننا جائز ہے وہی اس کا احرام ہو گا۔

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ محرم عورت قمیص، میکسی، پاجامہ، اوڑھنی اور موزے پہن سکتی ہے۔ کسی خاص رنگ کا کپڑا پہننا ضروری نہیں ہے بلکہ جو رنگ بھی عورتوں کیلئے مخصوص ہے، جیسا لال یا سبز یا کالا پہن سکتی ہے اور اگر اس کو تبدیل کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔

➢ احرام کی نیت کے بعد عورت کیلئے مسنون ہے کہ صرف اتنی آواز میں تلبیہ

پڑھے جتنا اپنے آپ کو سنائی دے، آواز بلند کرنا عورت کیلئے مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے، یہی وجہ ہے کہ عورت کیلئے اذان اور اقامت مسنون نہیں ہے اور نماز میں (امام کو) تنبیہہ کرنے کیلئے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارنا سنت ہے نہ کہ تسبیح۔

- طواف کے دوران عورت کو مکمل پردہ کرنا آواز پست رکھنا، نظریں نیچی کرنا اور مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے۔ خصوصاً حجرِ اسود، یا رکن یمانی کے پاس مطاف کے بالکل کنارے سے طواف کرے، **مزاحمت حرام ہے**، کیونکہ اس میں فتنے کا اندیشہ ہے اگرچہ با آسانی ہی کعبہ سے قریب ہونا اور حجر اسود کو بوسہ دینا یہ دونوں سنت ہیں، لہذا ایک سنت کو اپنانے کیلئے کسی حرام کا ارتکاب نہ کرے، عورت کے حق میں سنت یہ ہے کہ جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو دور سے اشارہ کرے۔

- عورتوں کا طواف اور سعی صرف چلنا ہے، اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں پر نہ طواف میں رمل (تیز چلنا) ہے اور نہ سعی میں۔

رہی بات ان مناسک حج کی جن کو ایک حائضہ عورت انجام دے سکتی تو وہ یہ ہیں، احرام کی نیت کرنا، عرفہ میں ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، اور جمرات کو کنکریاں مارنا، البتہ طواف اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے۔

حدیث: نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: عام حاجی جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی جاؤ لیکن بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ۔

تنبیہ: طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے، تو ایسی حالت میں سعی کر سکتی ہے اس لیے کہ سعی کیلئے طہارت کی شرط نہیں ہے۔

✓ عورتوں کیلئے صبح صادق ہونے سے پہلے ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے کوچ کر جانا اور منٰی پہنچنے کے بعد بھیڑ زیادہ ہونے کے ڈر سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا بھی جائز ہے۔

✓ عورت حج اور عمرہ میں اپنی چوٹی کے کناروں سے انگلی کے پور کے برابر بال کاٹ لے، بال منڈوانا عورت کیلئے جائز نہیں ہے۔

➢ حائضہ عورت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور چوٹی سے کچھ بال کم کرنے سے حلال ہو گئی، البتہ اپنے شوہر کیلئے طواف افاضہ کے بعد ہی حلال ہو گی، اگر اپنے آپ کو شوہر کے قابو میں دے دیا تو اس پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے، یعنی مکہ ہی میں ایک بکری ذبح کر کے فقراء حرم کے درمیان تقسیم کرنا ہو گا۔

➢ عمرہ کا طواف پورا یا اس کے اکثر یا تھوڑے چکر، خواہ ایک ہی چکر ہو، اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں یا بے وضو کیا تو دم واجب ہو گا، اور اگر طہارت کے ساتھ طواف کو لوٹا لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

➢ طواف افاضہ کے بعد عورت کو اگر حیض آجائے تو وہ اپنے وطن سفر کر سکتی ہے، اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ حدیث عائشہ میں ہے: کہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو: آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو وہ نکل جائے۔

(متفق علیہ)

عورتوں کے احرام سے متعلق چند مسائل

✓ عورت کا وہ محرم جو اسکے ساتھ حج یا عمرہ کی سفر میں جا سکتا ہے اس کا مسلمان عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے۔

✓ اگر عورت کے لیے کوئی محرم نہیں ہے تو اس پر لازم ہے کہ درج ذیل احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جانب سے حج کرنے کیلئے کسی کو اپنا نائب بنائے۔

✓ اگر نفل حج ہے تو شوہر کی اجازت ضروری ہے، اس لیے کہ شوہر کا جو حق عورت پر ہے وہ فوت ہو رہا ہے، اور شوہر کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حج کرنے سے منع کر دے۔

✓ باتفاقِ علماء، عورت حج اور عمرہ میں مرد کی نیابت کر سکتی ہے، اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کی نیابت کر سکتی ہے خواہ وہ اس کی بیٹی ہو یا کسی دوسرے کی۔

✓ حج کے وقت عورت کو حیض روکنے کی دوا استعمال کرنا جائز ہے لیکن یہ کسی دیندار اسپیشلسٹ ڈاکٹر کے مشورے کے بعد کرے، تاکہ عورت کی صحت کی حفاظت ہو، یہی حکم اس وقت بھی ہے جب رمضان میں عام لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنا چاہتی ہو۔

✔ سفر حج میں عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو وہ اپنا سفر جاری رکھے اور جیسا کچھ پاک عورتیں کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی کرتی رہے، البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اگر یہ حیض یا نفاس اس کو احرام کی نیت سے پہلے آجاتا ہے تو بھی وہ احرام کی نیت کرلے کیونکہ احرام کی نیت کیلئے طہارت شرط نہیں ہے۔ احرام باندھنے کے وقت عورت وہی کام کرے جو کام مرد کرتا ہے یعنی غسل کرنا، بال اور ناخن وغیرہ نکال کر پاک اور صاف ہونا۔

حج اور حج بدل کے مسائل

مسئلہ: جو شخص بڑھاپے، یا دائمی بیماری کے باعث حج نہیں کرسکتا تو اس کو نائب مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے: کہ ایک شخص نے آپ سے شکایت کی کہ اس کا باپ نہ حج کرنے پر قادر ہے اور نہ ہی سواری پر بیٹھ سکتے ہیں۔ تو آپ میں ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی جانب سے حج کرو اور عمرہ کرو۔

اسی طرح خثعمیہ نامی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا: کہ اے اللہ کے رسول میرے باپ پر حج فرض ہو گیا لیکن وہ حج کرنے پر قادر نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا تم اپنے باپ کی جانب سے حج ادا کرو۔

مسئلہ: میت کا بیٹا جو پہلے حج کر چکا ہو اگر اپنے باپ کی جانب سے حج کر لے تو اس میت سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا، اسی طرح بیٹے کے علاوہ کوئی دوسرا مسلمان بھی میت کی جانب سے حج کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔

جیسا کہ صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا فرض جو بندوں پر ہے میرے بوڑھے باپ پر بھی عائد ہو گیا ہے، لیکن نہ وہ حج کرنے پر قادر ہیں، اور نہ سواری پر بیٹھ سکتا ہے تو کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتی ہوں، **آپ ﷺ نے فرمایا:** ہاں تم ان کی جانب سے حج کر سکتی ہو۔

مسئلہ: جس شخص میں حج کے فرض ہونے کی ساری شرطیں پائی جائیں، اس پر زندگی بھر میں صرف ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے۔ ایک سے زیادہ حج کرنا فرض نہیں مستحب ہے اور اس کا بھی بڑا ثواب ہے۔

وہ عذر جس کی وجہ سے حج ساقط نہیں ہوتا

مسئلہ: کسی شخص کے پاس صرف اتنا خرچ ہے کہ وہ مکہ معظمہ جا کر حج کر سکتا ہے، مگر مدینہ منورہ آنے جانے اور وہاں کے قیام کا خرچ اس کے پاس نہیں ہے، تو اس پر **حج فرض** ہے۔

مسئلہ: اگر بیٹے پر حج فرض ہے، اور والدین پر فرض نہیں ہے تو بیٹے کو اپنا حج کر لینا ضروری ہے، والدین کو حج کروانا ضروری نہیں۔ بلکہ پہلے والدین کو حج کرانے کی وجہ سے اپنے حج کی

ادائیگی میں تاخیر کرنا بھی درست نہیں ہے۔اسی طرح اگر خاوند پر حج فرض ہو گیا ہے اور بیوی پر فرض نہیں ہے تو خاوند کو بیوی کی وجہ سے حج میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ: کسی شخص پر حج فرض ہو چکا ہے اور اس کی اولاد بھی بالغ ہے، تو اگر آسانی سے ان کی شادی کر سکتا ہے تو ان کی شادی سے فراغت حاصل کر کے حج کو جائے، ورنہ ان کی حفاظت کا معقول انتظام کر کے حج کیلئے جانا لازم ہے۔

مسئلہ: جب کسی پر حج فرض ہو جائے تو فوراً اسی سال حج کرنا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے پھر کسی سال کر لیں گے درست نہیں۔ تاہم بعد میں بھی اگر حج کر لیا تو ادا ہو جائے گا لیکن تاخیر کرنے کا گناہ ہو گا۔

مسئلہ: جس شخص کے پاس کسی وقت بھی اس قدر سرمایا جمع ہو گیا جو حج کیلئے کافی تھا اور زمانہ حج یعنی شوال شروع ہونے تک یا اس وقت تک جس میں اپنے علاقے کے لوگ حج کیلئے جانا شروع کرتے ہیں اس کی ملک میں رہا، پھر اس نے حج کرنے کے بجائے اس کو مکان کی تعمیر یا کسی شادی کی تقریب یا اور کسی کام میں خرچ کر دیا تو اس کے ذمہ حج فرض ہو چکا، اس پر لازم ہے کہ پھر محنت کر کے اتنا سرمایا جمع کرے جس سے حج فرض ادا کر سکے، اگر اخیر عمر تک اتنا سرمایا جمع نہ ہو سکے تو مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے کہ اس کی طرف سے حج ادا کر لیا جائے۔

مسئلہ: جس شخص کے پاس حج کے زمانے میں حج کے بقدر سرمایا جمع تھا لیکن حج کیلئے جانے سے پہلے پہلے چوری ہو گیا یا خود بخود کسی طرح ضائع ہو گیا تو حج بدستور فرض رہے گا، کوشش کر کے پھر اتنا سرمایا جمع کرے یا قرض لے لے جس سے اپنا حج فرض ادا کر سکے ،اگر اتنا سرمایہا جمع نہ کر سکے تو مرتے وقت وصیت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: کسی شخص میں حج کی تمام شرطیں موجود تھیں پھر حج کرنے سے پہلے اندھا یا اپاہج ہو گیا اور تا زندگی حج کیلئے خود جانے کے قابل نہ رہا تو بھی اس پر حج فرض ہے۔ کسی دوسرے کو مصارف (خرچ) دے کر حج کرائے یا مرتے وقت وصیت کر جائے۔

غریب اور مقروض کیلئے مسائل

مسئلہ: کوئی شخص فقیر ہے اس پر حج فرض نہیں، ایسا شخص اگر کسی کی امداد سے یا خود پیدل چل کر مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور یکم شوال سے پہلے واپس آگیا تو اب بھی اس پر حج فرض نہیں ہوا۔ لیکن اگر شوال کا مہینہ مکہ مکرمہ میں ہی شروع ہو گیا تو اب اس پر حج فرض ہو گیا بشرطیکہ خرچہ اس کے پاس ہو، اور عرفات تک سواری کا خرچہ بھی ہو یا عرفات تک پیدل جانے کی قدرت رکھتا ہو، جس پر اس طرح حج فرض ہو گیا ہو اس پر لازم ہے کہ حج فرض کی نیت سے احرام باندھ کر حج کرے۔ اگر نفلی حج کر کے واپس آگیا تو اس پر حج فرض باقی رہے گا۔

مسئلہ: اگر محرم عورت سے حج کے مصارف لیے بغیر حج پر جانے کیلئے تیار نہ ہو تو عورت پر محرم کے مصارف بھی واجب ہیں۔ لیکن اگر عورت کے پاس اتنی رقم نہ ہو کہ محرم کا خرچ بھی دے سکے تو ایسی عورت پر حج فرض نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی غریب مسکین نے کسی حج فرض یا صرف حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کر لیا تو اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا پھر بعد میں مالدار ہونے پر حج فرض نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی غریب نے نفلی حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کر لیا، تو یہ حج نفلی ہو گا، اس کے بعد اگر مالدار ہو گیا تو دوسرا حج اس پر لازم ہو گا۔

مسئلہ: جس شخص کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اس کی کوئی ایسی جائیداد بھی نہیں جس سے قرض ادا کیا جاسکے تو اس کو قرض خواہ کی اجازت کے بغیر حج کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: جس شخص کے ذمہ لوگوں کے قرض ہوں اور قرض سے فاضل مال نہیں ہے تو وہ اداء قرض سے پہلے حج کا ارادہ نہ کرے، بلکہ جو کچھ سرمایہ ہے اس کو قرض سے سبکدوشی میں خرچ کرے، لیکن اگر اداء قرض سے پہلے حج کر لیا تو حج ادا ہو جائے گا۔ تجارتی قرضے جو عادتاً ہمیشہ جاری رہتے ہیں اس میں داخل نہیں۔ ایسے قرضوں کی وجہ سے حج کو مؤخر نہیں کیا جائے گا۔ مسئلہ حج کیلئے مال حلال جمع کرنے کا اہتمام کریں۔ **حرام مال سے حج کیا جائے تو** وہ مقبول نہیں ہوتا اور اس کا ثواب نہیں ملتا اگرچہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: جس شخص کے پاس مال حرام یا مال مشتبہ ہو اس کو چاہیے کہ کسی غیر مسلم سے قرض لے کر اس سے حج کرے پھر قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔ تاکہ ثواب و برکات سے محروم نہ رہے۔

جنایات کا بیان

جنایات کا مطلب اور حکم

احرام کی پابندیوں کو توڑنے کی وجہ سے یا کسی حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے جو جزائیں یعنی سزائیں لاگو ہوتی ہیں ان کو **جنایات** کہا جاتا ہے۔

یہ سزائیں ہر صورت میں لاگو ہوتی ہیں، خواہ احرام کی پابندی کو یا کسی حج کے حکم کو جان بوجھ کر توڑا ہو یا بھول کر وہ کام کیا ہو۔

پابندی کی خلاف ورزی: جیسا کہ ناخن وغیرہ کاٹنا۔

حکم کی خلاف ورزی: دسویں یعنی حج کے تیسرے دن رمی اور قربانی اور بال منڈوانے میں ترتیب کا خیال نہ رکھنا۔

کفارے کی قسمیں

یعنی شرعی جرمانہ کی قسمیں

کبھی تو ایسی غلطی ہوتی ہے کہ:

1. حج ہی دوبارہ آئندہ کرنا پڑتا ہے۔
2. کبھی بُدنہ واجب ہوتا ہے، یعنی مکمل اونٹ یا گائے کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔
3. کبھی دم واجب ہوتا ہے یعنی بکرے کی قربانی یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ دینا پڑتا ہے۔
4. کبھی صدقہ فطر کی مقدار صدقہ کرنا پڑتا ہے۔
5. کبھی کچھ صدقہ یعنی مٹھی بھر غلّہ کی مقدار کا صدقہ کرنا پڑتا ہے۔
6. کبھی ان تین 3 چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا اختیار دیا جاتا ہے:۔

(1) دَم، (اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو)

(2) چھ مسکینوں کو صدقۃ الفطر دے، اور ان میں سے ہر مسکین کو، ایک صدقہ الفطر کے برابر دے۔

(3) یا تین روزے رکھ لے۔

7. کبھی صدقہ فطر یا ایک روزے کا اختیار دیا جاتا ہے۔
8. کبھی کچھ صدقہ یا ایک روزے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

نوٹ: کیونکہ جس طرح آپ کو بتایا گیا ہے کہ احرام کی حالت میں غلطی ہونے سے کبھی کوئی چیز واجب ہوتی ہے کبھی کوئی، تو اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس وقت علماء سے رجوع کیا جائے، تاکہ

یہ معلوم کیا جاسکے کہ اس غلطی پر کون سی چیز واجب ہوتی ہے، اور آگے آپ کو کچھ صورتیں بتادی جاتی ہیں کہ کس غلطی سے کون سی صورت واجب ہوتی ہے۔

حج کے فاسد ہونے کی صورت

کہ اگر احرام کی حالت میں کسی حاجی نے وقوف عرفہ سے پہلے بیوی سے صحبت کرلی تو حج فاسد ہو جائے گا، اور اس کے ذمہ تین کام ہیں۔

1. حج کے باقی ارکان ویسے ہی ادا کرے جس طرح دوسرے حاجی ادا کر رہے ہیں، اور باقی ارکان کو ادا کرنے کے دوران اگر کوئی غلطی ہوگئی تو اس غلطی پر وہی جزا ہوگی جو دوسرے حاجیوں کیلئے ہے۔
2. دم ادا کرے۔
3. آئندہ سال یا اس کے بعد حج کو دوبارہ ادا کرے۔

بُدنہ واجب ہونے کی صورتیں

اونٹ یا سالم گائے کے ذبح کرنے کو بُدنہ کہتے ہیں۔

1. اگر وقوف عرفہ کے بعد سر منڈوانے اور طواف زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کر لی تو حج فاسد نہیں ہوگا، البتہ ایک سالم گائے یا اونٹ کی قربانی کرنا لازم ہوگی، جو حکم خاوند کا ہے وہی حکم بیوی کا ہے، اگر بیوی حالت احرام میں ہو۔

4. طواف زیارت کے چار چکر، یا پورا طواف، حالت جنابت، یا حالت حیض و نفاس میں کر لیا تو بدنہ واجب ہو گا۔

دَم واجب ہونے کی صورتیں

بکرے کے ذبح کرنے کو دَم کہتے ہیں۔

(1) سر منڈوانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے ازدواجی تعلق قائم کر لیا تو اس صورت میں ایک دم واجب ہو گا۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک ایک بدنہ واجب ہو گا یعنی سالم گائے یا اونٹ کی قربانی کرنی پڑے گی۔

(2) کوئی واجب چھوڑ دیا۔

(3) بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگا دیا۔

(4) پانچ یا زیادہ ناخن کاٹنا۔

(4) چوتھائی سر یا داڑھی کا مونڈنا۔

(6) گردن کے مکمل بال کاٹنا، اسی طرح صفائی کے مقامات سے بال اتارنا۔

(7) طواف زیارت کو بغیر وضو کرنا۔

(8) طواف زیارت کو 12 ذوالحجہ کے بعد ادا کرنا۔

(9) طواف زیارت کے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ دیئے۔

(10) طواف وداع کے چار یا زیادہ چکر چھوڑ دیئے۔

(11)اگر 12 ذی الحجہ کے بعد سر منڈایا۔

(12)پورادن سر یا چہرے کو ڈھانپے رکھا(عورت کیلئے صرف چہرہ ہے)۔

(13)پورادن مرد نے سلاہوا کپڑا اپنے رکھا۔

(14)اتنی مقدار میں خوشبو جس کو خوشبو لگانے والے زیادہ سمجھیں، خواہ وہ بدن پر ہو یا کپڑے پر ہو تھوڑے حصے پر ہو یا زیادہ حصے پر ہو۔

(15)تھوڑی خوشبو بدن کے پورے عضو پر ہو۔ مثلاً پورے ہاتھ پر لگائی، یا پورے بازوں پر لگائی یعنی جسم کے کسی بھی پورے حصے پر لگادی۔

(16)تھوڑی خوشبو کپڑے کی ایک بالشت سے زائد مقدار پر ہو اور پورادن بھی رہے اور یہی حکم رات کا ہے اور بستر پر خوشبو کا ہے۔

(17)کچّے کھانے میں زیادہ خوشبو ہو اور کھانا بھی زیادہ کھایا جائے۔

(18)پینے کی چیز میں زیادہ خوشبو ملا کر پینے سے یا تھوڑی خوشبو ملا کر ایک ہی مجلس میں کئی بار پینے سے۔

(19)موزے یا بند جوتا پورادن پہننے سے۔ (20)میقات سے بغیر احرام کے گزرنا۔

(جس نے ایک فرض بھی چھوڑ دیا تو اس کا حج ہی نہیں ہو گا۔

جس نے کوئی ایک واجب بھی چھوڑ دیا تو اس کے بدلے فدیہ (قربانی) دے، جس کو مکہ میں ذبح کرے اور وہاں کے فقراء میں تقسیم کر دے، اور خود نہ کھائے۔ اگر قربانی نہ دے تو حج ناقص رہے گا۔

اگر کسی پر ایک دم یا زیادہ دم واجب ہو گئے اور وہ واپس آ گیا تو اس کا حج اور عمرہ بھی ناقص رہے گا، البتہ واپس آنے کے بعد بھی دم ادا کیا جا سکتا ہے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ دم حرم میں ہی کسی کو کہہ کر ادا کروا دے، کسی اور جگہ قربانی کرنے سے دم ادا نہ ہو گا۔)

صدقۃ الفطر کی مقدار کن صورتوں میں واجب ہوتی ہے؟

1. ہاتھ پاؤں میں سے کسی ایک عضو کے ناخن پانچ سے کم کاٹنا۔ تو ہر ناخن کے بدلے میں صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔ اگر ایک ہاتھ کے دو کاٹے، دوسرے ہاتھ کے بھی دو کاٹ لیے، یا ایک پاؤں کے دو کاٹ لیے، تو چھ صدقۃ الفطر واجب ہو گئے،

یعنی کسی ایک عضو کے چار یا کم ناخن کاٹے تو ہر ایک ناخن کے بدلے میں ایک صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔

2. ڈاڑھی یا سر کے بال چوتھائی حصہ سے کم کاٹ لیے، یا تین بالوں سے زیادہ تو اس صورت میں بھی صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔

3. اگر صفائی کی جگہ کے اکثر بال کاٹے، پورے نہیں کاٹے تو اس صورت میں صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔

4. اگر احرام کی حالت میں دوسرے محرم کے بال چوتھائی یا چوتھائی عضو سے زیادہ کاٹے، تو اس صورت میں کاٹنے والے پر صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔

5. تین سے زیادہ جوؤں کو مارنا، یا کپڑے کو جوؤں کے مارنے کے ارادے سے دھوپ میں ڈالنا کہ تین سے زیادہ جوئیں مر گئیں تو صدقہ الفطر واجب ہو گا۔

6. ہر قسم کا طواف یعنی طواف قدوم طواف وداع طواف زیارت طواف نفل آدھے سے کم یعنی تین چکر بغیر وضو کے کر لیے تو صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔

7. طواف وداع یا طواف قدوم کے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ دیے تو اس سے بھی صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔

8. اگر سعی کے تین یا تین سے کم چکر بغیر عذر کے چھوڑ دیئے یا سواری پر سعی کر لی تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہو گا۔

9. اگر رمی کرتے وقت تین یا اس سے کم کنکریاں چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے بدلہ میں صدقۃ الفطر واجب ہو گا۔

10. اگر کسی بڑے عضو کے پورے حصے سے کم کو خوشبو لگائی تو صدقہ واجب ہے۔ بڑے اعضاء یہ ہیں: سر، ڈاڑھی، چہرہ، ہتھیلی، ران، پنڈلی

11. اگر کسی چھوٹے مکمل عضو پر ہلکی سی خوشبو لگائی تو صدقہ واجب ہو گا۔ چھوٹے اعضاء یہ ہیں: انگلی، مونچھ، کان، ناک، آنکھ۔

12. اگر مختلف اعضاء کو خوشبو لگائی اور وہ سب اعضاء ملکر ایک بڑے عضو سے کم ہوں تو صدقہ واجب ہو گا۔

13. اگر خوشبو دار سرمہ دوبار لگایا تو صدقہ واجب ہو گا۔

14. اگر کپڑے پر زیادہ خوشبو ہو لیکن ایک دن سے کم لگی رہے تو بھی صدقہ واجب ہو گا۔

15. سلے ہوئے کپڑے یا موزے ایک دن سے کم پہننے سے صدقہ واجب ہو گا۔

16. اگر سر یا چہرے کو بھی ایک دن سے کم ڈھانپے رکھا تو صدقہ واجب ہو گا۔

نوٹ: (1) خوشبو کی کم یا زیادہ مقدار کا مدار اہل عرف پر ہے، اہل عرف جس کو زیادہ سمجھتے ہیں وہ زیادہ ہے، اور اہل عرف جس کو کم سمجھتے ہیں وہ کم ہے۔

اگر اہل عرف یہ فیصلہ نہ کر سکیں تو اس صورت میں خوشبو لگانے والے پر مدار ہو گا، کہ خوشبو لگانے والا اس کو زیادہ سمجھتا ہے تو زیادہ ہو گی اور اگر اگر سمجھتا ہے تو کم سمجھی جائے گی۔

(2) اسی طرح ایک مربع بالشت کپڑے کی مقدار کو زیادہ تصور کیا جائے گا اور اس سے کم کپڑے کی پیمائش پر لگی خوشبو کو کم تصور کیا جائے گا۔

کچھ صدقہ (2، 5 یا 10 ریال) واجب ہونے کی صورتیں

کچھ صدقہ سے مراد ایک مٹھی غلہ گندم یا ایک روٹی یا اس کے برابر اس کی قیمت ہے۔

1. اگر سلا ہوا کپڑا یا موزے ایک گھنٹے سے بھی کم پہنے رکھے تو اس صورت میں کچھ صدقہ واجب ہو گا۔
2. مرد نے سر یا چہرے کو اور عورت نے اپنے چہرے کو ایک گھنٹے سے کم ڈھانپے رکھا تو کچھ صدقہ واجب ہو گا۔
3. سر یا ڈاڑھی کے تین بال یا تین سے کم بال مونڈ ڈالے تو صدقہ واجب ہو گا۔
4. تین یا تین سے کم جوئیں مارے تو صدقہ واجب ہو گا۔

دم یا چھ روزے یا 6 مساکین کو صدقہ دینے کی صورتیں

وہ صورتیں جن میں شریعت نے تین چیزوں کا اختیار دیا ہے،

دم ادا کرے　　یا 6 روزے رکھے　　یا 6 مسکینوں کو کھانا کھلائے

پانچ قسم کی جنایات ایسی ہیں کہ اگر یہ کسی عذر کی وجہ سے سر زد ہوں تو شریعت نے ادائیگی جزا میں سہولت دی ہے۔

ان پانچ جنایات میں سے دو کا تعلق جسم کے اعضاء سے ہے۔

(۱) ناخن　(۲) بال

اور تین کا تعلق جسم کے ساتھ استعمال ہونے والی چیزوں سے ہے۔

1. بدن یا کپڑے یا کھانے پینے کی چیزوں میں خوشبو کا استعمال۔

2. سلا ہوا کپڑا یا موزہ وغیرہ کا استعمال کرنا۔ 3. سَر یا چہرے کا ڈھانپنا۔

نوٹ: وہ اعذار جن کی وجہ سے یہ اختیار ملتا ہے:

سر میں شدید درد۔ بہت سردی لگ رہی ہو۔ شدید گرمی محسوس ہو رہی ہو۔

مرض بڑھنے کی وجہ سے ہلاکت کا خطرہ ہو۔ یا مرض کا دائمی صورت اختیار کرنے کا خدشہ ہو۔

اسی طرح تکلیف دہ بیماری ہو۔ بخار کی وجہ سے۔ زخم پھوڑے پھنسی کی وجہ سے۔

مثلاً: ناخن کسی بیماری کے سبب کاٹنا۔ سر میں تکلیف کے سبب بال مونڈنا۔

کسی دوائی میں خوشبو کا استعمال۔ یا شدید سردی لگنے پر سلے ہوئے کپڑے پہننا۔

وہ صورتیں جن میں کچھ صدقہ یا دم واجب ہوتا ہے۔ شریعت نے جن پانچ چیزوں میں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے سہولت دی ہے۔ ان پانچ چیزوں میں جہاں جہاں بھی کچھ صدقہ واجب ہوتا ہے، اگر ان کو کسی عذر کی وجہ سے کیا جائے، تو وہاں پر دونوں چیزوں کا اختیار ہے، کہ کچھ صدقہ بھی دیا جا سکتا ہے، اور دم بھی دیا جا سکتا ہے۔

دو(2)دم کی صورتیں

1. سلے ہوئے کپڑے کا ایک دن سے زیادہ استعمال کرنا
2. سر یا چہرے کا ایک دن سے زیادہ ڈھانپے رکھنا
3. موزے یا ممنوع جوتوں کا ایک دن سے زیادہ استعمال کرنا۔

نوٹ: اگر پہلا دم ادا نہیں کیا تھا تو ایک ہی دم رہے گا، مثلاً: اگر سلا ہوا کپڑا ایک دن پہنے رکھا، اور دم نہیں دیا پھر دوسرا دن آگیا اور پہنے رکھا تو اب ایک ہی دم دے گا۔

دم ساقط ہونے کی صورتیں

بعض صورتوں میں دم ساقط ہو جاتا ہے یعنی ادا نہیں کرنا پڑتا اسی طرح صدقہ بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

1. جن صورتوں میں طواف کو ناپاکی کی حالت میں ادا کیا گیا ہے، اگر پاکی کی حالت میں طواف کو لوٹا لیا گیا تو وہ دم بھی معاف ہو جاتا ہے، اور اگر صدقہ واجب ہوا تھا تو وہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ یعنی اب دم یا صدقہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔
2. اگر میقات سے بغیر احرام کے گزر گیا اور دوبارہ میقات سے نکل کر احرام باندھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا، پہلے بغیر احرام کے میقات سے گزرنے کی وجہ سے دم واجب ہو گیا تھا، واپس باہر نکل کر احرام باندھ لیا اور پھر داخل ہوا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ یا ایک میقات سے بغیر احرام کے داخل ہوا تھا اور دوسرے میقات سے باہر نکل کر احرام باندھ لیا اور پھر داخل ہوا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

مواقیت کا بیان

(یعنی وہ جگہیں جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔)

اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ جائے اور اس کا حج یا عمرہ کا ارادہ ہو، تو اس کیلئے یہ جاننا ضروری ہے۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کے گرد چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرمائے ہیں۔ جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر احرام باندھنا واجب ہے خواہ حج کا احرام باندھیں یا عمرہ کا۔ ان مقامات کو **میقات** کہتے ہیں۔

مسئلہ: بحری خشکی اور ہوائی راستوں سے آنے والے تمام حاجیوں کو اسی میقات سے احرام کی نیت کرنا واجب ہے جس پر سے وہ گزرتے ہیں۔ خشکی والے اپنے راستے میں پڑنے والی میقات سے اور بحری اور ہوائی راستوں والے اپنی میقات کے بالمقابل مقام سے اس کی دلیل رسول اللہ علیہ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ من آرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

(بخاری ومسلم)

ترجمہ: یہ ان جگہوں کیلئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔

جدہ باہر سے آنے والوں کی میقات نہیں ہے، جدہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے اور ان لوگوں کی بھی میقات ہے جو حج یا عمرہ کے ارادے کے بغیر جدہ آئے، اور پھر انہیں حج یا عمرہ کا ارادہ ہو گیا۔

مسئلہ: میقات کا تعین صحیح احادیث میں منقول ہے۔ اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر لازم ہے۔ جب بھی وہ مکہ مکرمہ کے ارادہ سے حدود میقات میں داخل ہوں خواہ کسی تجارت وملازمت کی غرض سے جارہے ہوں یا عزیزوں ودوستوں سے ملاقات کیلئے جارہے ہوں، بہرحال بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ معظمہ میں داخل ہوں۔

اگر حج کا وقت ہے تو حج کا، ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے کام میں مشغول ہوں۔ ہاں اگر جدہ کا سفر مکہ مکرمہ جانے کی نیت سے نہ ہو بلکہ صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہو تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں، پھر جب جدہ میں آپ اپنے کام سے فارغ ہو کر کسی کام کی غرض سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو احرام باندھنا ضروری نہیں، البتہ جب مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا سفر کریں تو وہاں کی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔

﴿مدینہ منورہ کا بیان﴾

زیارت مدینہ

☆ملا علی قاریؒ جو مشہور عالم اور محدث انہوں نے لکھا ہے چند حضرات کے علاوہ جن کا اختلاف معتبر ہی نہیں، بالاتفاق تمام مسلمانوں کے نزدیک حضور اقدس ﷺ کی زیارت اہم ترین نیکیوں میں سے ہے، افضل ترین عبادت میں سے ہے اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کیلئے کامیاب ذریعہ اور پر امید وسیلہ ہے، اس کا درجہ واجبات کے قریب ہے بلکہ بعض علماء کرام نے واجب کہا ہے۔

زیارت مدینہ منورہ کی اہمیت وفضیلت

دار قطنی نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

علامہ ابن حجر نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔

ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بھی اس کو درج کیا ہے۔

اور ملا علی قاری نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔

وہ حدیث حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت ضرور ہو گی۔

حدیث: مشکوۃ شریف میں ایک اور روایت ہے کہ حضور ﷺ سے نقل کیا گیا کہ جو شخص ارادہ کرکے میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہو گا۔ جو شخص مدینہ منورہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف کو برداشت کرلے اس کیلئے قیامت کے دن میں گواہ اور سفارشی ہونگا، جو حرم میں مکہ مکرمہ یا حرم مدینہ میں مر جائے گا تو قیامت میں امن والوں میں اُٹھے گا۔

کثرت سے آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہوا مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو۔

حدیث: مشکوۃ شریف کے اندر ایک حدیث ہے۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے میری وفات کے بعد میری قبر اطہر کی زیارت کی تو ایسا ہے کہ گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

حدیث: ملا علی قاریؒ نے ایک اور حدیث حضرت ابن عمر سے نقل کی ہے کہ: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے ظلم کیا۔

حدیث: بخاری میں ایک اور روایت ہے کہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی اور نیت نہ ہو تو مجھ پر حق بن گیا کہ اس کی سفارش کروں۔

مدینہ منورہ کے چند آداب

- ذوق وشوق پیدا کرے۔
- حضور ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرے۔
- بہتر یہ ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہو خصوصاً اگر پہلی مرتبہ مسجد نبوی کی زیارت ہورہی ہے۔
- جب مدینہ منورہ قریب آجائے تو مدینہ کی درودیوار پر شوق بھری نظر ڈالے۔
- مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد وہاں اپنی قیام گاہ پر غسل کا اہتمام کرے، اچھے کپڑے پہنے، خوشبو لگائے صاف ستھرا ہو کر اور دل کو بھی بغض، کینہ عداوت اور حسد سے پاک کرکے کثرت سے استغفار کرکے مسجدِ نبوی کی طرف جائے۔
- مسجد میں پورے ادب واحترام کے ساتھ داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے۔
- مسجد نبوی میں داخل ہونے سے پہلے صدقہ کرے۔
- مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا سفر کرتے ہوئے دوران سفر سورۃ کوثر کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرتے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجے۔
- جب مدینہ منورہ شہر شروع ہو جائے تو داخل ہونے کی دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّي مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ

ترجمہ: اے اللہ یہ آپ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حرم ہے اس کو میرے لیے جہنم سے پردہ، اور عذاب سے اور برے حساب سے امان بنا دیجئے۔

مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگیں

رَبِّ اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ،

اے میرے پروردگار مجھے یہاں صحیح طور سے داخل کیجئے اور صحیح طریقہ سے نکالئے

وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیرًا اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ

اور اپنی طرف سے میرے لیے طاقتور مددگار بنا دیجئے۔ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت

رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِی مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے دروازے کھول دیجئے۔ اور مجھے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت سے دو

مَا رَزَقْتَ أَوْلِيَاكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ،

فائدہ عطا فرمایئے، جو آپ نے اپنے اولیاء اور فرمانبرداروں کو عطا فرمایا ہے،

وَاغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ

اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، اے وہ ذات! جو ان سب سے بہتر ہے جن سے کچھ مانگا جاتا ہے۔

وَأَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ

اور مجھے اپنے حلال کے ذریعے حرام سے اور اپنی اطاعت کے ذریعے اپنی نافرمانی سے،

وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَنَوِّرْ قَلْبِي وَقَبْرِي

اور اپنے فضل کے ذریعے اپنے غیر سے بے نیاز کردے، اور میرے دل اور قبر کو نور سے بھر دے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ

اے اللہ میں آپ سے ہر بھلائی مانگتا ہوں، جلدی آنے والی بھی، دیر سے آنے والی بھی،

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

وہ بھلائی بھی جو میرے علم میں ہے اور وہ بھی جو میرے علم میں نہیں

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ

اور میں ہر برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس برائی سے بھی جو میرے علم میں ہے

وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ

اور اس سے بھی جو میرے علم میں نہیں۔ اے اللہ! آپ مجھ پر اپنا سب سے زیادہ رزق

عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِي وَاجْعَلْ خَيْرَ

میرے بڑھاپے اور اختتام عمر کے قریب عطا فرمائیے، اور میری آخری عمر کو بہترین

عُمْرِي أَخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِيْمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيْهِ

زندگی، اور آخری اعمال کو بہترین مکمل، اور اپنی ملاقات کے دن کو میرے لیے بہترین دن بنا دیجئے۔

مسجد نبوی کے چند آداب

زیارت کرنے والا جب مسجد نبوی پہنچے تو داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی پرانی سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، اگر ریاض الجنہ میں پڑھے تو بہتر ہے، ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ کی

قبر مبارک کے پاس جائے اور اس کی طرف رخ کر کے پورے ادب و احترام اور پست آواز کے ساتھ اس طرح سلام کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اللّٰهُمَّ آتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَّهُ اللّٰهُمَّ اجْزِهِ عَنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلَ الْجَزَاء

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو اے اللہ تو انہیں وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اے اللہ تو انہیں ان کی امت کی جانب سے سب سے افضل بدلہ عطا فرما۔

اور اس طرح بھی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ

اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ

اے مخلوق خدا میں سب سے بہتر! آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللهِ مِنْ خَلْقِ اللهِ

اے مخلوق خدا میں خدا کے برگزیدہ! آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ

اے اللہ کے محبوب! آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ

اے اولاد آدم کے سردار! آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

یارسول اللہ! ﷺ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ

اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے رسالت پہنچادی اور امانت ادا کردی

وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ

اور امت کی خیر خواہی کی اور بے چینی کو دور کر دیا

فَجَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَازَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ

پس اللہ آپ کو ہماری طرف سے ان جزاؤں سے بہتر جزا دے جو اس نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو۔

اللّٰهُمَّ أَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ

اے اللہ! آپ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا فرمائیں۔

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَنِ الَّذِی وَعَدْتَّهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

ان کو مقام محمود پر پہنچایئے جس کا آپ نے وعدہ کیا ہے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔

وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ، إِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اور ان کو اپنے نزدیک مقرب درجہ عطا فرمایئے۔ بے شک آپ پاک ہیں اور عظیم احسان والے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق پر اس طرح سلام کہے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللهِ وَثَانِيَهُ فِي الْغَارِ وَرَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ ، وَاَمِيْنَهُ عَلَى الْأَسْرَارِ ، أَبَا بَكْرِنِ الصديق ، جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ، غار میں ان کے ساتھی، اور سفروں میں ان کے رفیق اور ان کے رازوں کے امین اے ابو بکر صدیق آپ پر سلام ہو، اللہ آپ کو امت محمدیہ ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عمر فاروق پر سلام

پھر قدم مبارک کی طرف ایک ہاتھ کے برابر اور ہٹ کر حضرت عمر پر یوں سلام کہے:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ الَّذِی أَعَزَّ اللهُ بِهِ الْإِسْلَامَ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَ مَيْتًا جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّد خَيْرًا

ترجمہ:۔ اے امیر المومنین عمر فاروق کہ جن کے ذریعے اللہ نے اسلام کو عزت عطا فرمائی آپ پر سلام ہو۔ اللہ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا، اور زندہ و مردہ پسند کیا، اللہ آپ کو امت محمدیہ ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور پھر آنحضرت ﷺ کے وسیلے سے دعا اور شفاعت چاہیں۔

یا یوں کہیں: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى اللهِ فِي أَنْ اَمُوْتُ مُسْلِماً عَلَى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ

اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ سے شفاعت کا طلب گار ہوں، اور اللہ کی طرف آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں، اس بات کے لیے کہ میں اسلام پر اور آپ کی ملت و سنت پر مروں۔"

اور جس کسی کا سلام کہنا ہو یوں عرض کرے۔

السّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ (نام) ....يَسْتَشْفَعُ بكَ إلى رَبّكَ

ترجمہ:۔ اے اللہ کے رسول آپ پر کی طرف سے سلام ہو وہ (نام لے) بھی آپ سے شفاعت کا طلب گار ہے۔

مدینہ طیبہ سے رخصت

رخصت کے وقت دو رکعت نفل مسجد نبوی ﷺ میں پڑھیں، پھر روضہ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کریں۔ اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے سفر کو آسان فرمادے اور مجھے سلامتی کے ساتھ اور عافیت کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچادے۔ اور دونوں جہاں کی آفتوں سے محفوظ رکھے، اور یہ کہ مجھے پھر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب فرما، اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنا۔

جنت البقیع کی زیارت

جنت البقیع قبرستان کی زیارت کرنا جہاں متعدد صحابہ کرام ہیں، جن میں تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان بھی ہیں، شہدائے اُحد کی زیارت کرنا، اس میں سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب بھی ہیں، ان شہداء کو سلام کرے اور ان کیلئے وہی دعا کرے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت سکھائی ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومن اور مسلم گھرانے والو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

یہ بھی مسنون ہے کہ: مسجد نبوی کی زیارت کرنے والا جب مدینہ میں ہی ہے تو باوضو ہو کر **مسجد قبا** جائے، یہ مسجد اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کی زیارت کرلے، حدیث سھل بن حنیف میں، اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قبا آئے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

دعاؤں کا بیان

طواف کے پہلے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور (گناہوں سے بچنے) کی طاقت اور (عبادت کی) قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔ اور اللہ تعالی کی رحمت اور سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔ اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کیسے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی اور تیرے حبیب محمد ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے (میں طواف کرتا ہوں) اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور سلامتی اور دین و دنیا اور آخرت میں دائمی حفاظت کا سوال کرتا ہوں اور جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا طلب گار ہوں۔"

ہدایت: رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے۔ اور رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، بڑی بخشش والے، اے تمام جہانوں کے پالنے والے۔

طواف کے دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ، وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ، وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ، وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ، فَحَرِّمْ لُحُومَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

ترجمہ: "اے اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور (یہاں کا) امن وامان تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی

بندہ کا بیٹا ہوں اور یہ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ پکڑنے والوں کی جگہ ہے، لہذا آپ ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کر دیجئے۔

اے اللہ ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اس کی چاہ پیدا کر دے اور ہمارے لیے کفر، بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنا دے، اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر دے، اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اے اللہ مجھے بغیر حساب کے جنت عطا فرما دے۔"

ہدایت: رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

طواف کے تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

."اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں (تیرے احکام میں) شک سے، اور تیری ذات وصفات میں) شرک سے، اور اختلاف ونفاق سے اور برے اخلاق سے اور برے حال اور برے انجام سے مال میں اور اہل وعیال میں۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت کی بھیک مانگتا ہوں اور تیرے غضب اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے۔

ہدایت: رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

طواف کے چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا، وَسَعْياً مَشْكُوْرًا، وَّذَنْباً مَّغْفُوْرًا، وَّعَمَلاً صَالِحًا مَقْبُوْلًا، وَّتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ، أَخْرِجْنِي يَا اللهُ، مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَنِي، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّي مِنْكَ بِخَيْرٍ

ترجمہ: اے اللہ! اس کو حج مقبول اور کامیاب کوشش بنادے، اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ، اور اچھا مقبول عمل، اور ایسی تجارت بنادے جس میں خسارہ نہ ہو، اے دلوں کا حال جاننے والے، اے اللہ! مجھے (گناہ کی) اندھیریوں سے (ایمان اور نیک عمل کی) روشنی کی طرف نکال لے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کے لازمی ذریعوں کا سوال کرتا ہوں اور ان اسباب کا جو تیری مغفرت کو میرے لیے لازمی بنادیں اور ہر گناہ سے سلامتی کا، اور ہر نیکی سے فیض یاب ہونے کا، اور جنت سے بہرہ ور ہونے کا، اور دوزخ سے نجات پانے کا۔ اے میرے پروردگار! تو نے جو کچھ مجھے دیا ہے اس پر قناعت عطا فرما اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں ان میں برکت بھی دے اور میرے ہر غائب چیز (اہل وعیال اور مال و جائیداد) پر تو خیر وبرکت کے ساتھ میرا قائم فرما اور محافظ بن جا۔

طواف کے پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِى تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهَكَ وَاسْقِنِى مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِى إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِى إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اس روز اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دینا جب تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہو گا، اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا، اور اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کے حوض (کوثر) سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلانا کہ اس کے بعد کبھی ہمیں پیاس کی تکلیف نہ ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے تجھ سے طلب کیں، اور ان چیزوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے پناہ مانگی، اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کی بھیک مانگتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل کی جو مجھے جنت سے قریب کر دے، اور میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل سے جو مجھے دوزخ سے قریب کر دے۔

طواف کے چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوقًا کَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِی وَبَیْنَكَ، وَحُقُوقًا کَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِی وَبَیْنَ خَلْقِكَ، اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَكَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِی وَمَا کَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّی، وَأَغْنِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ، وَبِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ، یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰھُمَّ إِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ، وَّوَجْھَكَ کَرِیْمٌ، وَأَنْتَ یَا اللہُ، حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

ترجمہ: اے اللہ! مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ان معاملات میں ہیں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں، اور بہت سے حقوق ان معاملات میں ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے

درمیان ہیں، اے اللہ ان میں سے جن کا تعلق صرف تیری ذات سے ہو ان (میں کوتاہی) کی مجھے معافی دے اور جن کا تعلق مخلوق سے (بھی) ہو ان (میں کوتاہی کی معافی) کا تو ذمہ دار بن جا۔ اے اللہ! مجھے حلال چیزیں عطا فرما کر حرام سے بچا اور فرمانبرداری کی توفیق دے کر نافرمانی سے بچا، اور اپنا فضل عطا فرما کر اپنے سوا دوسروں سے مجھے مستغنی کر دے، اے وسیع مغفرت والے، اے اللہ! بے شک تیرا گھر بڑا عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی عزت والی ہے اور تو اے اللہ بڑا باوقار، بڑا اکرم والا اور بڑی عظمت والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔

طواف کے ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا كَامِلاً، وَّيَقِيْنًا صَادِقًا، وَّرِزْقًا وَّاسِعًا، وَّقَلْبًا خَاشِعًا، وَّلِسَانًا ذَاكِرًا، وَّرِزْقًا حَلَالاً طَيِّبًا، وَّتَوْبَةً نَّصُوحًا، وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ، وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ، وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدُ، وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ، يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے ایمان کامل اور سچا یقین اور کشادہ رزق مانگتا ہوں، اور عاجزی کرنے والا دل اور (آپ کا) ذکر کرنے والی زبان اور حلال پاک روزی اور سچی توبہ مانگتا ہوں اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت کا آرام مانگتا ہوں، اور مرنے کے بعد مغفرت و رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات مانگتا

ہوں، تیری رحمت کے وسیلہ سے، اے بڑی عزت والے، اے بڑی مغفرت والے، اے میرے پروردگار، میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمائے۔

عرفات مشعر حرام اور دیگر دعا کے مقامات پر ذیل کی دُعاؤں کو پڑھنا یا جتنا میسر ہو سکے ان کے ذریعے دعا کرنا مناسب ہو گا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّآخِرَهٗ نِجَاحًا ، اَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الرِّضٰى بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ إِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَاَعْتَدِيْ أَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ، أَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ. اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ ، فَإِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ۔

اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ . اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ . وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمِّ وَالْبُكْمِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْأَقْسَامِ

اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا . وَمَوْلَاهَا ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَدَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ غَيْرِ مَا لَمْ أَعْمَلْ . اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَالتَّرَدِي وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ، وَاَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ اَمُوتَ لَدِيغاً وَأَعُوذُبِكَ مِنْ طَمْعٍ يَهْدِي طَبَعٍ۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ، وَاَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِيَ الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً مِن كُلِّ شَرٍّ. ربِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ،

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي ذَكَّارً الَّكَ، شَكَّارًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِطًا إِلَيْكَ أَوَّهًا مُّنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي. وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةً صَدْرِي اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَلْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ. وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيما وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ غَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاسْتَغْفِرُكَ بِمَا تَعْلَمُ، وَانْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهم الْهِمْنِي رُشْدِي. وَقِنِي شَرِّ نَفْسِي اللّٰهم إِنِّيْ أَسْأَلُك فعل الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَانْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةٌ فَتَوَفَّنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ۔

اللّٰهم إِنّي أسألك حُبَّكَ وحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وحُبِّ كُلِّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إلى حُبِّك ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ ، وَخَيْرَ الدُّعاءِ وخَيْرَ النَّجاحِ ، وَخَيْرَ الثَّوابِ وَثَبِّتْنِي وَثَقِّل مَوازِينِي. وَحَقِّقْ إِيمَانِي ، وَارْفَعْ دَرَجَتِي ، وَتَقَبَّلْ صَلاتِي وَعِبادَتِي ، وَاغْفِرْ خَطِيآتِي ، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ ،

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعَ وِزْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي . وَتُحَصِّنَ فَرْجِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ فِي سَمْعِي وَفِي بَصَرِي وَخَلْقِي وَفِي خُلُقِي وَفِي مَحْيَايَ وَفِي عَمَلِي وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي ، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ، اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلى دِيْنِك ، اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا ، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا ، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا ، وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا ، وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِك مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَاتَهُونُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا ، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّاتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا ، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ

عَادَانَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اكبرهَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَلَا تَجْعَلُ مُصِيبَتَنَا فِي دِيْنِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوبِنَا مَنْ لَّا يَخَافُكَ وَلَا يَرْحَمُنَا۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ. وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

اللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةٌ من حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا وَلَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحم الرَّاحِمِينَ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ، تَهْدِي بِهَا قَلْبِي ، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي ، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي. وَتَبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي ، وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا الْفِتَنَ عَنِّي وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِن كُل سُوْءٍ۔

اللّٰهُم إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ يَوْمَ الْقَضَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ ، وَمَنْزِلَ الشُّهَدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ وَالنَّصرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ إِيمَاناً ، وَإِيْمَانَ فِي حُسنِ خُلُقٍ . وَنَجَاحاً يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ ، وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً مِّنكَ وَمَغْفِرَةً وَّرِضْوَاناً۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصِّحةَ وَالْعِفَّةَ ، وَحُسنَ الْخُلُقِ وَالرِّضىٰ بِالْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِن شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّيْ عَلىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔

Nur-ul-Ilm
das Licht des Wissens

نور العلم (ای وی) جرمنی، یورپ اور ضرورتمند مسلمان ممالک میں تعلیمی منصوبوں کی حمایت کے مقصد کے تحت، 2019 میں قائم کردہ مسلمانوں کی ایک آزاد، غیر منافع بخش اور رفاہی تعلیمی تنظیم ہے۔ ہم اسلامی اسکول تعمیر کرتے ہیں اور اسلامی کتب کا ترجمہ اور اشاعت کرتے ہیں۔ یہ تعلیمی تنظیم حکومتوں اور سیاسی جماعتوں سے آزاد ہے۔

آپ اپنے عطیات جرمنی میں ہمارے مندرجہ ذیل بینک اکاؤنٹ میں بھیج سکتے ہیں۔
اگر آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہو تو ہم سے رابطہ کریں۔

Nur-ul-Ilm das Licht des Wissens e.V.
Rudolf-Diesel-Str. 18,
78576 Emmingen-Liptingen, Germany
Tel +49 (7465) 3119926
Fax +49 (7465) 3119928

Bank **Kreissparkasse Tuttlingen**
IBAN **DE13 6435 0070 0008 5946 73**
BIC **SOLADES1TUT** BLZ **643 500 70**

GiroCode Zahlen mit Code
Bankacilik uygulamanızla tarayın
اپنی بینکنگ ایپ سے اسکین کریں
Scan with your Banking App

4. Edition 2023;
© Nur-ul-Ilm das Licht des Wissens e.V. ,
Emmingen-Liptingen 2024

info@nur-ul-ilm.de
www.nur-ul-ilm.de